بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Sunday, the 10th November, 1985

The senate of Pakistan met in the Senate Hall, (State Bank Building), Islamabad, at 4.00 p.m. with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(Recitation from the Holy Qura'n)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ﴿۱۵﴾
يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ
مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۶﴾

ترجمہ :۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے پاک نام سے جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے ۔

لوگو تمہاری رہنمائی کے لئے انسانی شکل میں اللہ کا نور ایک ایسی کتاب لے کر آیا ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں صحیح اور غلط طرز عمل کا فرق صاف طور پر بتائے گا۔ اس نور کے ذریعے سے اللہ اس شخص کو امن و سلامتی اور فلاح و کامیابی کا راستہ دکھائے گا جو اللہ کی رضا و رحمت کی راہ پر چلنے کی کوشش کرے گا اور اس نور کی پیروی کرنے والوں کو گناہوں اور برائیوں کے اندھیروں سے نکال کر نیکی اور پاکبازی کی روشنی میں لے آئے گا اور اپنی رحمت کے سیدھے راستے پر ثابت قدم رکھے گا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Sunday, the 10th November, 1985

The senate of Pakistan met in the Senate Hall, (State Bank Building), Islamabad, at 4.00 p.m. with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(Recitation from the Holy Qura'n)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قَدۡ جَآءَكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ نُوۡرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيۡنٌ ۝۱۵
يَّهۡدِىۡ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضۡوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخۡرِجُهُمۡ
مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ بِاِذۡنِهٖ وَيَهۡدِيۡهِمۡ اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسۡتَقِيۡمٍ ۝۱۶

ترجمہ :- شروع کرتا ہوں اللہ کے پاک نام سے جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے ۔

لوگو تمہاری رہنمائی کے لئے انسانی شکل میں اللہ کا نور ایک ایسی کتاب لے کر آیا ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں صحیح اور غلط طرز عمل کا فرق صاف طور پر بتائے گا۔ اس نور کے ذریعہ سے اللہ اس شخص کو امن و سلامتی اور فلاح و کامیابی کا راستہ دکھائے گا جو اللہ کی رضا ورحمت کی راہ پر چلنے کی کوشش کرے گا اور اس نور کی پیروی کرنے والوں کو گناہوں اور برائیوں کے اندھیروں سے نکال کر نیکی اور پاکبازی کی روشنی میں لے آئے گا اور اپنی رحمت کے سیدھے راستے پر ثابت قدم رکھے گا

STARRED QUESTION AND ANSWERS

جناب چیئرمین : بسم اللہ الرحمن الرحیم - سوالات - مولانا کوثر نیازی سوال نمبر ۱۶۵ -

GENERAL SALES AGENTS OF P.I.A.

165. ***Maulana Kausar Niazi**: Will the Minister for Defence be pleased to state :

(a) the names of persons who have been appointed General Sales Agents of the PIA, since July, 1977 to-date; and

(b) the criteria followed in appointment of these persons by the PIA?

Sahabzada Yaqub Khan (Answer was read by Dr. Mahbubul **Haq**) : (a) The following General Sales Agents have been appointed by PIA since July, 1977 to-date :—

(i) M/s. Sohail Travels appointment with effect from Ist September, 1980, at Muzaffargarh.

(ii) M/s. Overseas Employment Corporation Travels, Taxila appointed with effect from 15th September, 1980.

(iii) M/s. Services Travels, Rewat with effect from 15th May, 1981

(b) The criteria followed in appointment of the General Sales Agents are given below :—

A general Sales Agent is appointed where PIA determines a marketing, competitive and service need and where PIA's own establishment would not be economical. The incumbent must :

(i) be financially sound and ready to furnish a Bank Guarantee as determined by PIA,

(ii) have a proper office location,

(iii) have qualified staff.

مولانا کوثر نیازی: ضمنی سوال جناب! یہ جو ٹیکسلا میں پی آئی اے کی جنرل سیلز ایجنسی دی گئی ہے، یہ پنڈی سے بہت تھوڑے فاصلے پر ہے۔ کیا وہاں بہت زیادہ کاروبار تھا اس لئے الگ سے پی آئی اے کو ایجنسی کھولنی پڑی؟

Dr. Mahbubul Haq : The arrangements are that these Agents be appointed only at the places where PIA does not have its own offices. Otherwise, PIA handles all this business through its own offices. That is why the agencies which are mentioned here are only three. These are the only places where PIA does not have its offices.

Mr. Chairman : The question was, whether a place like Taxila, so close to Rawalpindi, can not be served from Rawalpindi and Islamabad itself.

Dr. Mahbubul Haq : Sir, it depends upon the population and the business. Sir, basically the business that PIA has been able to obtain through this office is substantial and they have been able to make good deal of money on it. That is the test that we apply.

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! یہ سوال پھر اسی نوعیت کا ہے۔ دوسری ایجنسی روات میں دی گئی ہے۔ روات بھی پنڈی سے چند میل کے فاصلے پر ہے اور مشہور اس لئے ہے کہ وہاں طیارے کا حادثہ ہوا تھا۔ کیا وہاں بھی بہت بڑا کاروبار ہے پی آئی اے کا کہ روات جیسی چھوٹی سی جگہ پر اس کے لئے الگ سے سیلز ایجنسی کھولنی پڑی؟

Dr. Mahbubul Haq : Sir, the information, that I have available, is that in that place also the agency, after paying a commission of 12% on International tickets and 5% on the domestic tickets, has been able to give substantial business to PIA.

مولانا کوثر نیازی: میں آپ کی وساطت سے ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں، اور یہ سوال بھی ہے کہ کیا وہ یہ جانتے ہیں کہ اس طرح کی ایجنسیاں حقیقت میں صرف اپنے علاقے کے لوگوں کو ٹکٹ نہیں دیتیں بلکہ دوسرے علاقوں میں ٹکٹ بیچ کر یہ دکھاتی ہیں کہ ان کو کافی آمدنی ہو رہی ہے تو کیا روات کے سلسلے میں بھی یہ صورت حال نہیں ہے؟

Dr. Mahbubul Haq : These agencies are quite free to take business from any place including local areas. The question ultimately is whether PIA is successful in enlarging its business by hiring these agencies and whether the commission that is paid, for the business that they obtained is worth that commission. But there is no restriction as to how they obtain the business and from which sources.

سیّد عباس شاہ : جناب اجیسا کہ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ جہاں پر آئی اے کے دفتر ہیں وہاں ایجنسی کی ضرورت نہیں ہے لیکن پشاور میں جبکہ پی آئی اے کی مکمل اسٹیبلشمنٹ موجود ہے سپین زر کے نام پر ایک ایجنسی کام کر رہی ہے جسکے پاس جنرل سیلز ایجنٹس ہیں اور اس کے باوجود بنوں اور ڈی آئی خان میں کوئی جنرل سیلز ایجنٹس کی ایجنسی نہیں ہے کیوں ؟

Dr. Mahbubul Haq : Sir, if there is any suggestion for more agencies that we can consider separately. As regards the question as to whether there is a general sales agent working side by side with the PIA Office, at least I am not aware of it and I would appreciate to have more information on it.

Syed Abbas Shah : Sir, in Peshawar it is working in the name of . . . .(Interruption).

جناب چیئرمین ۔ اس کا میرے خیال میں الگ نوٹس دے دیں تو جواب مل جائے گا۔ حسن اے شیخ صاحب !

Mr. Hasan A. Shaikh : Will the honourable Minister agree that these agencies are set up to route the business of the sale department of PIA through them so that the commission could be shared between the PIA and the agencies.

Dr. Mahbubul Haq : That is an allegation Sir, not a question.

Mr. Hasan A. Shaikh : If it is an allegation, you answer the allegation, if you are right.

Dr. Mahbubul Haq : If there is an allegation, I shall be glad to order an enquiry into that.

APPLICATIONS FOR TELEPHONE CONNECTIONS

125. ***Maulana Kausar Niazi** : Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) whether the number of pending applications for telephone connections is about 0.4 millions;

(b) the period of time that would be required to provide telephone connections to the aforesaid applicants; and

(c) whether Government have any plans to entrust responsibility for telephone services to the private sector?

Mr. Mohyuddin Baluch (Answer was read by Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) 3,22,621.

(b) According to the Sixth Plan, the existing pending demand shall be erased by June, 88 except those which are in isolated localities.

(c) There is no plan to entrust responsibility of telephone services to the private sector.

مولانا کوثر نیازی: ضمنی سوال۔ جناب والا! فاضل وزیر کہا ہے کہ اس وقت تقریباً تین لاکھ بائیس ہزار درخواستیں pending ہیں اور چھٹے پانچ سالہ منصوبے کے مطابق جون ۱۹۸۸ تک یہ نمٹا دی جائیں گی، کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جون ۱۹۸۸ء تک مزید تین لاکھ درخواستیں جمع نہیں ہو جائیں گی؟

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب والا! مزید درخواستیں تو ہمیشہ آتی رہیں گی لیکن جہاں تک ان درخواستوں کا تعلق ہے میں جناب چیئرمین! آپ کے توسط سے ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اس پنجسالہ منصوبے میں پانچ لاکھ ٹیلی فون لگانے کی توقع ہے اور امید ہے جو درخواستیں اس وقت pending ہیں وہ نمٹا دی جائیں گی۔ لیکن ضرورت کے مطابق درخواستیں آتی رہیں گی اور حسب ضرورت وہ نمٹائی جاتی رہیں گی۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں سوال کا مدعا یہ تھا کہ pending درخواستیں چھٹے پنجسالہ منصوبے کے اختتام تک یہی رہیں گی یا اس سے کچھ کم ہو جائیں گی؟

میاں محمد یاسین خان وٹو: انشاءاللہ ہمیں امید ہے جو اس وقت pending ہیں وہ چھٹے پنجسالہ منصوبے تک نمٹا دی جائیں گی۔ میں نے جواب میں یہ واضح عرض کیا ہے۔

جناب چیئرمین : جناب شاد محمد خان صاحب ۔

Mr. Shad Mohammad Khan : Sir, whether it is a fact that connections are not given on priority basis but those who pay for it get it first?

جناب چیئرمین : جناب یاسین وٹو صاحب

میاں محمد یاسین خان وٹو : جیسے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا یہ تو اس بارے میں ایک ایسی اطلاع ہے اگر کسی معاملے میں درست ہو تو اس شخص کے خلاف کارروائی کی جائے گی ۔ میرے خیال میں اگر فاضل دوست مجھے اطلاع دیں کہ فلاں جگہ priority کی بجائے کسی شخص نے پیسے لے کر ٹیلی فون لگایا ہے تو ہم اس کے خلاف انکوائری کریں گے اور اس کو قرار واقعی سزا دیں گے ۔

سید عباس شاہ : منسٹر صاحب نے یہ بتایا ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر میں ٹیلی فون کی ذمہ داری نہیں دی جائے گی جب کہ اتنی بڑی تعداد میں درخواستیں demand ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ جیسے آبادی بڑھ رہی ہے اور جیسے ہمارے یہاں کاروبار بڑھ رہا ہے پانچ لاکھ connections کی demand ہو سکتی ہیں تو کیا یہ ضروری نہیں ہے کہ اس وقت private sector کو بھی یہ ذمہ داری سونپی جائے تاکہ وہ اس کو زیادہ تیزی سے اور لوگوں کی demand کے مطابق پورا کرے کیونکہ یہ بیسویں صدی ہے اور یہاں پر اب ضرورت ہے ۔

جناب چیئرمین : یہ آئندہ کے لئے تجویز ہے میرے خیال میں سوال کا جواب تو دے دیا گیا ہے ۔

میاں محمد یاسین خان وٹو : جناب والا ! اس سلسلے میں میری اطلاع کے مطابق ایک کمیشن مقرر کیا گیا ہے جو اس بات کا جائزہ لے رہا ہے کہ محکمہ تار و ٹیلی فون کو ایک خود مختار ادارے میں تبدیل کر دیا جائے ۔ ممکن ہے سارا جائزہ لینے کے بعد یہ تجویز اگر مناسب سمجھی گئی تو اس پر عمل کیا جائے ۔

قاضی عبداللطیف : جناب والا ! وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ سوائے ان کے جو دور دراز علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں کیا وہ بتائیں گے کہ دور دراز علاقے کی مسافت کتنی ہے یعنی وہ کتنے دور دراز ہیں ؟

میاں محمد یاسین خان وٹو: دور دراز سے کوئی فاصلے کا تعین کرنا تو ممکن نہیں ہے۔ لیکن اس سے مراد یہ ہے کہ جہاں کہیں صورت حال ایسی ہے کہ جہاں وسائل موجود نہیں ہیں اور جہاں کہیں سہولتیں موجود نہیں ہیں اس سے مراد وہ علاقے ہیں۔

قاضی حسین احمد: کیا دور دراز کے علاقے زیادہ مستحق نہیں ہیں ان سہولتوں کے؟

میاں محمد یاسین خان وٹو: یقیناً مستحق ہیں لیکن دور دراز علاقوں تک پہنچنے میں قریب علاقوں سے زیادہ دیر لگے گی، اور اس سلسلے میں پانچ سالہ منصوبے میں...(مداخلت)

قاضی حسین احمد: میرا مطلب یہ ہے۔ کیا دور دراز علاقوں کو کوئی priority دی گئی ہے؟

میاں محمد یاسین خان وٹو: عرض یہ ہے ٹیلی فون کے بارے میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے چونکہ یہ ایک ایسا سسٹم ہوتا ہے۔ جہاں سے شروع ہوتا ہے وہاں کے قریب کے علاقے میں یہ سہولت پہلے ملے گی اور جو علاقے دور ہیں وہاں سہولت دیر سے پہنچے گی۔ لیکن یہ اس کی نوعیت پر منحصر ہے۔ یہ اس بناء پر نہیں کہ دور دراز علاقوں کو نظر انداز کرنا ہے۔ ان کی اہمیت کا ہمیں احساس ہے اور حکومت اپنے وسائل کے مطابق ان کو جلد از جلد یہ سہولت مہیا کرنے کی کوشش کرے گی۔

سردار خضر حیات خان: جناب والا! کیا وزیر صاحب فرمائیں گے کہ دور دراز علاقوں سے ان کا مطلب صرف دیہی علاقے تو نہیں ہے۔ کیا دیہی علاقوں کو ٹیلی فون دینا مناسب نہیں ہے؟

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب والا! دیہی علاقے ہمیں بہت عزیز ہیں اور آپ جانتے ہیں ہمارے فاضل ارکان کی اکثریت دیہی علاقوں سے متعلق ہے لیکن ابھی سارے دیہی علاقوں میں ٹیلی فون نہیں دیئے جا سکے اگرچہ بہت سے دیہی علاقوں میں یہ مراعات دی جا رہی ہیں اور اس کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر ۱۲۶ -

REMUNERATION OF ARTICLES PUBLISHED IN 'HAMSAFAR'

126. ***Maulana Kausar Niazi**: Will the Minister Incharge of the Aviation Division be pleased to state :

(a) the rate of remuneration of articles published in the P.I.A. Magazine named "Hamsafar"; and

(b) the amount of remuneration paid to the Pakistani article writers for the magazine during the year 1984-85 and the amount of remuneration paid in foreign exchange to the foreign writers, including the editorial staff in the same period?

Sahabzada Yaqub Khan (Answered by Dr. Mahbubul Haq): (a) Remuneration for articles published in "Hamsafar" is paid by the Publisher not by PIA.

(b) The question does not arise.

Mr. Chairman: No supplementary, next question.

LINKING WITH DIRECT DIALLING SYSTEM

127. ***Engineer Syed Muhammad Fazal Agha**: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) as to how many Telephone Exchanges were connected to the Direct Dialling System during the last 5 years in Baluchistan; and

(b) names of stations connected to the Direct Dialling System alongwith the reasons of priorities for their selection?

Mr. Mohyuddin Baluch (Answered by Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): two.

(b) Sibi, Uthal. Both these stations fulfilled the criteria for Nation Wide Dialling which is:

(i) Population of 25,000 or more.

(ii) Auto Exchange of 400 lines.

انجنیئر سید محمد فضل آغا: ضمنی سوال جناب! اس میں ایک تو انہوں نے انفارمیشن صحیح نہیں دی ہے کہ خضدار ابھی ڈائریکٹ ڈائیلنگ سے Linked ہے۔ یہ انفارمیشن ان کی صحیح نہیں ہے؟

میاں محمد یاسین خان وٹو: عرض یہ ہے کہ منسلک ہے لیکن انہوں نے سوال میں یہ فرمایا تھا کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران بلوچستان میں کتنے ٹیلی فون ایکسچینج ڈائریکٹ ڈائیلنگ نظام سے منسلک کئے گئے نیز ان سٹیشنوں کے نام کیا ہیں تو اس کا جواب میں نے عرض کیا ہے۔ لیکن فی الحال بلوچستان میں پاکستان کے ۵۵ سٹیشنوں میں سے مندرجہ ذیل سٹیشن براہ راست نظام سے منسلک ہیں۔ کوئٹہ، خضدار، سبی اور اوتھل۔

جناب چیئرمین: یہ چار ہوتے دو تو نہ ہوتے،

انجنیئر سید محمد فضل آغا: صحیح معنوں میں یہ تین ہوتے ہیں عرض کرنے کا مقصد یہ ہے اپر بلوچستان میں کافی بڑے شہر پڑے ہوئے ہیں کہ جیسے چمن، پشین، فورٹ سنڈیمن، لورالائی، یہ بھی یہ شرائط پورے کرتے ہیں مگر ان کو link نہیں کیا گیا۔ اس کی وجہ کیا ہے؟

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب والا! ہر ایک جگہ کے متعلق انہوں نے جو سوال فرمایا ہے بہتر تو یہ ہے کہ یہ علیحدہ نوٹس دیں تاکہ ہم ہر ایک کا جائزہ لے سکیں کہ کس جگہ پر کس وجہ سے دیر ہوئی ہے۔

Mr. Chairman : The House should be glad to learn that we have just been honoured with a visit by the distinguished delegation from Chinese Peoples Political Consultative Conference led by his Excellency Mr. Yang Chen Woo Vice-Chairman of the National Committee of the CPPCC. Mr. Yan Chen Woo is a veteran soldier of

[Mr. Chairman]

the famous Long March and it was under his command that many of the liberation battles were victoriously fought against the Tang Forces. He is highly respected leader of our great and friendly neighbour China. On behalf of the honourable Members of this House, I would like to extend to him and the distinguished members of his delegation a very warm welcome once again and a pleasant stay in the country.

(*Applause*)

Mr. Chairman: We can proceed with our business. Next question. Syed Mohammad Fazal Agha. Question 128.

NATIONAL HIGH WAY IN BALUCHISTAN

128. ***Engineer Syed Muhammad Fazal Agha:** Will the Minister for Communications be pleased to state the difference of cost of the National Highway being constructed in Baluchistan by the N.L.C. and the local contractors separately?

Mr. Mohyuddin Baluch (Answered by Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): The difference in the cost of construction of National Highway (N-25-Quetta-Chaman) by N.L.C. and local contractors is as under :

N.L.C.	..	..	..	Rs. 0.468 million per km.
Local contractors		..	..	Rs. 0.379 million per km.
Difference	..	..	..	Rs. 0.089 million per km.

انجینئر سید محمد فضل آغا: ضمنی سوال جناب! جبکہ لوکل ٹھیکیدار نیشنل لاجسٹک سیل سے کم پیسوں میں ایک میل تعمیر کرنے کو تیار ہیں تو پھر کیا وجوہات ہیں کہ آپ نے نیشنل لاجسٹک سیل کو یہ roads دے دیئے ہیں لوکل ٹھیکیداروں کو نہیں دیئے جبکہ ان کی specification بھی لوکل ٹھیکیداروں سے کم ہے۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب والا! اس میں صورت حال یہ ہے پہلے تو میں اس ایوان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کروں کہ جہاں تک فیڈرل حکومت کا تعلق ہے یہاں سے فنڈز مہیا کئے جاتے ہیں اور عملاً اس کی execution بلوچستان حکومت کے ذریعے کی جاتی ہے۔ جناب والا! ہماری اطلاع کے مطابق وہاں ایک ٹھیکیدار کو ٹھیکہ دیا گیا لیکن اس نے کام درست نہ کیا، اس وجہ سے لاجسٹک سیل کو بھی اس میں لانا پڑا، لیکن اس کے ساتھ کوشش یہ کی گئی ہے کہ مقامی ٹھیکیداران کو بھی رکھا جائے۔ اس وقت تک نیشنل لاجسٹک سیل کے پاس صرف تیس کلومیٹر سڑک ہے جس کی وہ تعمیر کر رہا ہے اور اس کے پاس وسائل بہتر ہیں اس لئے بہتر تعمیر ہوتی ہے اسی لئے اس کی اجرت بھی کچھ زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ مقامی ٹھیکیداران مثلاً ایک ٹھیکیدار کو ۱۶ کلومیٹر سڑک دی گئی ہے اور دوسرے ٹھیکیدار کو ۴۸ کلومیٹر سڑک دی گئی ہے جو وہ بنا رہے ہیں۔ لیکن تجربہ یہ ہوا ہے کہ نیشنل لاجسٹک سیل بہتر وسائل رکھتے ہوئے وقت پر کام کر سکتا ہے اور بہتر کام کر سکتا ہے اور اس کے ریٹ مقرر ہیں اس لئے خاص طور پر بلوچستان کے علاقے میں اس کی ضرورت خاصی محسوس کی جا رہی ہے۔ لیکن لوکل ٹھیکیداروں کو محروم نہیں کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: پرائیویٹ ٹھیکیداروں کو کام دینے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

میاں محمد یسین خان وٹو: کوئی پابندی نہیں ہے جناب۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: کیا وزیر موصوف صاحب یہ بتائیں گے کہ انہوں نے جو فرمایا ہے کہ ان کے پاس وسائل بھی زیادہ ہیں جبکہ وہ سارے وسائل گورنمنٹ کے ہیں اور وہ کاسٹ اس میں شامل نہیں ہے، ہاؤس کی اطلاع کے لئے عرض کروں جو مشینری وہ استعمال کرتے ہیں وہ اس کاسٹ میں شامل نہیں ہے جبکہ لوکل کنٹریکٹر کو اپنی کاسٹ سے مشینری کا خود بندوبست کرنا پڑتا ہے۔

دوسرے یہ کہ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ recently جس

۳۰ کلومیٹر روڈ کا انہوں نے ذکر کیا ہے کیا انہوں نے خود اسکا معائنہ کیا ہے جبکہ ابھی تین مہینے پورے نہیں ہوئے اسمیں punch develope ہونا شروع ہو گئے۔ اس روڈ کی حالت کیا ہے جبکہ ان کا دعویٰ ہے کہ لاجبٹک میل اچھا اور بہتر کام کر سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: جناب لیسین خان وٹو صاحب!

میاں محمد لیسین خان وٹو: جناب والا! میں نے خود تو وہ سڑک نہیں دیکھی ہے۔ لیکن اگر اس قسم کی کوئی شکایت ہوئی تو میں فاضل ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سلسلے میں مناسب اقدامات کئے جائیں گے۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: انہوں نے دو ٹھیکیداروں کا ذکر کیا ہے جن کے نام نہیں بتائے ایک کو سولہ اور دوسرے کو ۴۵ کلومیٹر روڈ کا ٹکڑا دیا گیا ہے۔ ان کے نام بتائے جائیں۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب والا! میں نے انکے نام جاننے کی کوشش کی مگر محکمے کی طرف سے، چونکہ یہ بلوچستان میں .... (مداخلت)

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ فریش نوٹس دیں۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: انہوں نے خود ذکر کیا ہے میں کیوں فریش نوٹس دوں۔

میاں محمد لیسین خان وٹو:۔ جناب والا! ہم انکے نام کسی پردے میں نہیں رکھنا چاہتے میں نے محکمے کے لوگوں سے جاننا چاہا تھا تو مجھے یہ بتایا گیا کہ چونکہ انہیں حکومت بلوچستان نے مقرر کیا ہے فیڈرل گورنمنٹ نے نہیں کیا اسلئے انکے نام صوبائی حکومت کے پاس ہیں۔ اگر فاضل دوست کا اصرار ہو تو ہم پرائیویٹلی ان کو اطلاع دے سکتے ہیں۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: جناب میں ساری بات ہاؤس میں اسلئے کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری قوم اور صوبے کے لوگوں کو پتہ چلے، انہوں نے خود فرمایا کہ فیڈرل گورنمنٹ ہم پر احسان کر رہی ہے اور ہمیں پیسے دے رہی ہے اور ہم کو اس احسان کا برابر احساس ہے۔ اسکو proper طریقے سے utilize بھی کرنا چاہیئے۔

جناب چیئرمین: ناموں کے لئے فریش نوٹس . . . . .

انجینیئر سید محمد فضل آغا: جناب! انہوں نے لوکل ٹھیکیداروں کو کوئی ۳۰ میل اور ۴۰ میل کا ٹکڑا نہیں دیا۔

خباب چیئرمین: نیا نوٹس!

Next question No. 129.

LEGAL SERVICE DEPARTMENT P.I.A.

129. ***Maulana Kausar Niazi**: Will the Minister Incharge of the Aviation Division be pleased to state :

(a) the number of law officers, General Managers and Managers employed by the Legal Services Department of the P.I.A. at present;

(b) the total expenditure incurred on the legal services department of the PIA annually; and

(c) the number of lawyers engaged and total payment made to them during the last two years?

Sahabzada Yaqub Khan (Answered by Dr. Mahbubul Haq) :

(a)	General Manager (Legal Services).	—01
	Manager Legal	—01
	Law Officers	—08
		Rs. in million
(b)	1983-84	5.388
	1984-85	5.570

(c) Years	Lawyers Engaged	Amounts paid
		Rs. in million
1983-84	38	3.619
1984-85	40	4.000

جناب چیئرمین : ضمنی سوال اگر ہو تو فرمائیے ؟

مولانا کوثر نیازی : جناب والا جب پی آئی اے نے ۱۹۸۳ء سے ۱۹۸۵ء تک کوئی ۱۱ ملین روپے شعبہ قانون پر خرچ کئے ہیں اور اسکے اندر آٹھ افراد صرف ملازم ہیں۔ تو پھر ۱۹۸۳ سے ۱۹۸۵ء تک مزید ۱۰ ملین روپے کس لئے خرچ کئے گئے باہر سے وکلاء کی خدمت حاصل کرنے کے لیے؟

جناب چیئرمین : جناب ڈاکٹر محبوب الحق صاحب ۔

Dr. Mahbubul Haq : Mr. Chairman, the expenditure on lawyers who are employed from outside is mainly in connection with the litigation which is handled abroad. It is quite expensive to carry on this litigation in foreign countries and in terms of laws of that land. Normally the PIA has handled most of the cases by the in-house lawyers and there has been a very limited number of lawyers employed from abroad mainly for litigation cases abroad.

مولانا کوثر نیازی : میں جناب وزیر صاحب کو یہ suggest کروں گا کہ اسمیں ۵۰ فیصد اخراجات اندرون ملک cases کے ہیں تو کیا وہ اس سے اتفاق کرینگے ؟۔

جناب چیئرمین : پچاس فیصد اخراجات کیا ہیں ؟

مولانا کوثر نیازی : اندرون ملک ہونے والے مقدمات کے سلسلے میں۔

Mr. Chairman : Dr. Sahib, have you got the information?

Dr. Mahbubul Haq : It is the payment, Sir, which we have to make Sir, as I explained the lawyers were hired from abroad. It is very expensive to pay them even though their number is very limited. We had to spend about 3.46 million in 1983-84 on these services. So, basically it is not a question of that. This money is not being spent on, in-house lawyers but on those lawyers who were hired from abroad.

Mr. Chairman: Supplementary questions. Janab Maulana Niazi Sahib?

مولانا کوثر نیازی : میں صرف فاضل وزیر صاحب کو یہ توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ کیا وہ یہ نہیں سمجھتے کہ اسطرح بہت ساری رقم بے جا صرف ہو رہی ہے اور ماہرین قانون جو ہیں انکی خدمات کی اگر مزید ان کو ضرورت ہے اور انکی خدمات مستقلاً حاصل کر لی جائیں تو بہت expenditure cut کیا جا سکتا ہے ۔

جناب چیئرمین : جناب ڈاکٹر صاحب ۔

Dr. Mahbubul Haq : Sir, For the kind information of the honourable Senator I would like to mention that the total annual legal expenses of the Corporation in 1983-84 were 0.064 per cent of the total expenditure and in 1984-85 they were 0.0597 per cent. That will give an idea of what we are spending on that department.

جناب چیئرمین : اور کوئی سوال ؟

مولانا کوثر نیازی : ڈیسک بج چکے ہیں اب کیا ضرورت ہے ۔

جناب چیئرمین : وہ کسی اور کی خاطر بج چکے ہیں ۔

مولانا کوثر نیازی : میں سمجھتا ہوں کہ فاضل وزیر صاحب کی شگفتہ بیانی پر بجے ہیں ۔

Next Question No. 130

جناب چیئرمین : آپ غلط سمجھے ہیں ۔

محمد طارق چوہدری صاحب نہیں ہے ؟

جناب شاد محمد خان : سوال نمبر ۱۳۰ - on his behalf?

UNIFORMITY OF EDUCATION STANDARD

130. *Mr. Muhammad Tariq Chaudhary (put by Mr. Shad Muhammad Khan) : Will the Minister for Education be pleased to state whether the curriculum of education and standard of education is uniform throughout Pakistan; if not, the reasons therefor?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : Yes, there is only one system of education which prepares the main stream of Matric and Intermediate candidates. Curriculum in almost all subjects is

[Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo]

prepared at national level in collaboration with the concerned Provincial Agencies. They are uniform throughout the country.

جناب چیئرمین : جی ! ضمنی سوال ۔

جناب شاد محمد خان : جناب والا ! کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ آج کل بھی پرائمری سے لے کر دسویں جماعت تک کہیں اُردو میڈیم اپنایا جا رہا ہے اور کہیں انگلش میڈیم اپنایا جا رہا ہے ۔ لہٰذا وہ یکسانیت کہاں رہ گئی ہے جس کو ہم یکسانیت سمجھیں ۔

میاں محمد لیٰسین خان وٹو : جناب والا ! فاضل دوست کی اطلاع کے لیے عرض کروں گا کہ جہاں تک گورنمنٹ سکولوں کا تعلق ہے وہاں صرف اُردو میڈیم کیلئے انسٹرکشنز جاری ہیں اور وہاں صرف ایک ہی نصاب ہے صرف چند پرائیویٹ اداروں کو جو اپنے طلباء کو باہر کے امتحان کے تیار کرتے ہیں صرف میڈیم آف انسٹرکشن ، انگلش رکھنے کی اجازت ہے ۔ ملک کے اندر امتحان دینے والوں کا یا گورنمنٹ کے اداروں میں قطعاً کوئی فرق نہیں ۔

جناب شاد محمد خان : جناب والا ! اس چیز کے کہنے سے ہم سے جان نہیں چھوٹے گی ۔ فیڈرل پبلک سکولوں میں انگلش میڈیم نہیں ہے ۔ کیا دیہاتوں میں پرائمری سکول میں اُردو میڈیم نہیں ہے ۔ اس قوم کو ایک سٹیج پر لانے کے لئے کیا طریقہ کار ہے جبکہ طریقہ تعلیم مختلف ہو ؟

جناب چیئرمین : سوال جو پوچھا گیا ہے وہ یہ ہے ۔

Whether the curriculum of education and standard of education is uniform through out Pakistan.

اسمیں میڈیم آف انسٹرکشن کا کوئی ذکر نہیں ہے ۔

Unless the honourable Minister understands differently.

میاں محمد لیٰسین خان وٹو : جناب والا ! میں یہی عرض کر رہا تھا کہ اسلام آباد کے کسی سکول میں ، گورنمنٹ سکول میں میڈیم آف انسٹرکشن انگریزی ہو یوں نہیں ہے ۔ گورنمنٹ کے تمام اداروں میں چاہیے وہ فیڈرل گورنمنٹ کے ہیں یا صوبائی گورنمنٹ کے ہیں وہاں میڈیم آف انسٹرکشن اُردو ہے ۔

قاضی حسین احمد: کیا وزیر موصوف کو یہ معلوم ہے کہ امریکن سکولز کے نام سے ایک سلسلہ نیا قائم کیا گیا ہے۔ گزشتہ چند سالوں میں، جو کہ بالکل مختلف نصاب تعلیم پڑھاتے ہیں۔ انکا معیار تعلیم بھی یہاں کے مطابق نہیں ہے کیا یہ حکومت کا فرض نہیں ہے کہ انکے نظام کو کنٹرول کرے؟

میاں محمد لیسین خان وٹو: اس سلسلے میں قاضی صاحب کا خود ایسا ہی ایک سوال آگے آرہا ہے زیادہ مناسب ہوگا کہ تفصیل سے بات ہو جائے لیکن میں نے جس طرح وضاحت کی ہے .... (مداخلت)

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے اگر سوال آرہا ہے تو میرا خیال ہے چھوڑ دیں۔
جناب حسن۔ اے۔ شیخ صاحب۔

Mr. Hasan A. Shaikh : Sir, the learned Minister has said that the policy level is uniform. May I ask him what did he mean by that? Is it in uniform low? Whether the level of education is uniformly low.

Mr. Chairman : I don't think that it is a question.

میاں محمد لیسین خان وٹو: نہیں جناب ایسا نہیں ہے ہر جگہ یہ مناسب ہے۔ یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ ہر جگہ بہت قابل لوگ ہیں۔ لوگوں کی قابلیت کا معاملہ مختلف ہوتا ہے۔ لیکن جہانتک حکومت کا تعلق ہے۔ نصاب ایک ہی معیار کا ہے۔ اور میڈیم آف انسٹرکشن اردو ہے۔

جناب چیئرمین: جو ملک کا معیار ہے اس کے مطابق تعلیم کا معیار ہے۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب والا! ہر شخص وکیل تو نہیں ہو سکتا کچھ وکیل ان سے کم بھی ہونگے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال۔ جناب محمد طارق چوہدری صاحب!

جناب عبدالرحیم میر داد خیل: سوال نمبر ۱۳۱۔

ARMY MEDICAL COLLEGE, RAWALPINDI

131. ***Mr. Muhammad Tariq Chaudhary** (put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel): Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) the number of students given admission in the Army Medical College, Rawalpindi, against the reserved or special seats for the Army, during the last seven years; and

(b) the minimum marks obtained by the students admitted in the said Medical College on the said reserved or special seats during the aforesaid period?

Sahabzada Yaqub Khan (Answered by Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (a) The requisite information is as under :—

1979 Entry	10
1980 Entry	9
1981 Entry	19
1982 Entry	18
1983 Entry	20
1984 Entry	20
1985 Entry	20

(b) Minimum marks obtained in FSc. (pre-medical) by the students admitted against the said reserved seats during the above period were as under :—

1979 Entry	504/1000
1980 Entry	533/1000
1981 Entry	571/1000
1982 Entry	628/1000
1983 Entry	648/1000
1984 Entry	680/1000
1985 Entry	729/1100

جناب چیئرمین : ضمنی سوال - کوئی نہیں - اگلا سوال جناب عبدالرحیم میرداد خیل صاحب !

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : میں نشست پر نہیں ہوں - محترم وزیر صاحب نے میری نشست پر قبضہ کر لیا ہے -

جناب چیئرمین : اکثر تو ممبران صاحبان وزیر صاحب کی نشست کے متمنی ہوتے ہیں یہ کیسے ہوگیا - کہ آپ کی نشست پر ایک وزیر صاحب نے قبضہ کر لیا ؟

میاں محمد یٰسین خان وٹو : یہاں جناب وزیروں کی جگہ کم ہے -

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : سوال نمبر ۲۷

FEDERAL EDUCATIONAL INSTITUTIONS FOR WOMEN

27. *Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel : Will the Minister for Education be pleased to state whether there is any proposal under the consideration of Government to increase the number of educational institutions for women in the Federal Jurisdiction?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : Yes. The Federal Government intends to open the following new Institutions for Women in the Federal Jurisdiction :—

(a) 42 Primary Schools during 1985—88.
(b) 14 Secondary Schools during 1985—88.
(c) One Model School in Sector F/10.
(d) One College in Sector F/10 in 1986-87.
(e) One Women University at Islamabad catering to the needs of Provinces and Islamabad.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال - جناب عبدالرحیم میرداد خیل صاحب -

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا وزیر محترم صاحب یہ ارشاد فرمائیں گے کہ یہ خواتین یونیورسٹی کب تک قائم ہو جائے گی - ؟

میاں محمد یاسین خان وٹو : میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ مناسب اقدامات

[Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo]

کیے جا رہے ہیں اور اس کے طریقہ کار کے بارے میں مختلف کالجز کا جائزہ لیا جا رہا ہے اور اس سلسلے میں متعلقہ باختیار افسران کا تعین بھی زیر غور ہے ۔

جناب چیئرمین: جناب میر داد خیل صاحب!

جناب عبدالرحیم میر داد خیل: یہ ٹھیک ہے کہ جب وسائل مہیا ہوں گے تو یہ قائم ہو گی لیکن کیا وزیر صاحب یہ بیان فرمائیں گے کہ اس کی پیش رفت کے لیے انہوں نے کچھ اقدامات کیے ہیں ؟ اور کس سن میں یہ تعمیر کی جائے گی ؟

میاں محمد یاسین خان وٹو: اس دفعہ جناب والا ! بجٹ میں کچھ رقم رکھی گئی ہے اگرچہ وہ زیادہ رقم نہیں ہے لیکن بہر حال وہ ابتدائی مراحل کے لیے امید ہے کافی ہو گی اور اگلے بجٹ میں اس میں اضافہ کر دیا جائے گا ۔

جناب چیئرمین: جناب میر داد خیل صاحب ۔

جناب عبدالرحیم میر داد خیل: کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ کس مقام پر ان کا منصوبہ ہے کہ وہ یونیورسٹی بنائیں گے ۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: یہ یونیورسٹی فیڈرل ایریا میں ہو گی اور ہمارا ارادہ اسے اسلام آباد اور فیڈرل ایریا میں ہی بنانے کا ہے ۔

Mr. Chairman : Next question 28. Dr. Mahbubul Haq Sahib.

Mr. Hasan A. Shaikh: Question No. 28.

PROVISION OF BALANCE SHEETS OF PIA SUBSIDIARIES TO ITS SHARE HOLDERS

28. ***Shaikh Ejaz Ahmed** (put by Mr. Hasan A. Shaikh): Will the Minister-in-Charge for Aviation Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that P.I.A. is not providing the balance sheets of its subsidiaries since 1977 to its share holders; and

(b) If so, the reasons therefor?

Sahabzada Yaqub Khan (Answered by Dr. Mahbubul Haq): (a) Yes.

(b) The reasons for not providing balance sheets of P.I.A. subsidiaries to its shareholders are as follows :—

(i) The provisions of Companies Act, 1913 relating to the attachment of the accounts of the subsidiaries were not applicable to PIAC, which is governed by a separate statute, *i.e.* PIAC Act, 1956.

(ii) The PIAC Act, 1956 or Rules and Regulations framed thereunder do not require the Corporation to provide the balance sheets of its subsidiaries to its share holders.

(iii) The position has changed with the promulgation of the Companies Ordinance 1984 which requires even the Companies governed by special enactments to annex the balance sheets and other particulars of the subsidiaries with the accounts of the holding companies. However, PIA has been exempted by the Corporate Law Authority from annexing the balance sheets and other required particulars of its subsidiaries with its accounts for the year ended June 30, 1985.

Mr. Chairman: Supplementary question. Jinab Hasan A. Shaikh Sahib?

Mr. Hasan A. Shaikh : Sir, is it a fact that PIA has got nine subsidiaries, including Mid Way House, PIA Hotels Ltd., Duty Freeshop Ltd., PIA Recruiting Agent Ltd., Sky Room Ltd., and PIA Investment Ltd? Is it correct?

Mr. Chairman: Jinab Dr. Sahib.

Dr. Mahbubul Haq : Sir, the information, that I have, shows that PIA has 7 subsidiaries.

Mr. Chairman: Jinab Hasan A. Shaikh Sahib.

Mr. Hasan A. Shaikh : Is it a fact that most of the subsidiaries of PIA are losing heavily?

Mr. Chairman: Jinab Dr. Sahib.

Dr. Mahbubul Haq : Sir, if the Member would like to raise that question, he will have to give a fresh notice because the question is not about the state of health of the PIA's subsidiaries.

Mr. Chairman : Fresh Notice.

Mr. Hasan A. Shaikh : He has come with a statement that PIA subsidiaries have been exempted by the Corporate Authority. What were the reasons for exempting because they should have been brought into the picture to show to the people how PIA was losing money?

Mr. Chairman : Dr. Sahib.

Dr. Mahbubul Haq : I respect the suggestion of the honourable Senator. Let me inform the House that the balance sheets of the subsidiaries have been prepared; they have been audited; they were submitted to the Boards of Directors of the specific subsidiaries. The balance sheets are available and they can be obtained by individual share-holders if they so desire. I would also like to assure that there is nothing to hide in the case of balance sheets of PIA's subsidiaries since they are available on demand and if it is considered necessary by this House and if the Member so suggests we shall be glad to do so.

Mr. Chairman: Jinab Hasan A. Shaikh.

Mr. Hasan A. Shaikh : Sir, is it a fact that Corporate Authority insists upon other Companies to include the accounts of

their subsidiaries in their general account? Why that accessories are being made?

Mr. Chairman: Jinab Dr. Sahib.

Dr. Mahbub ul Haq: It is true that it is normally required. It is also provided by the Companies Act 1984. As I have said, there is no special reason why these should be kept out; and, since they are available on demand in any case, we can just, as well, attach them to the PIA's balance sheets.

Mr. Hasan A. Shaikh: I am asking why? He should have given what are the reasons the Corporate Authority has given to exempt them? Is it the answer he is giving to me?

Dr. Mahbubul Haq: If that is the question, Sir, then I will have to ask the Corporate Law Authority as to why... (interruption)

Mr. Chairman: I think, the basic question is that since the subsidiaries do belong to PIA or the PIA's share-holders, therefore, the reasons given by the Corporate Authority to exempt them? Is it the answer he is giving to me?

Dr. Mahbubul Haq: Sir, I have made it clear that the balance sheets are available to individual share-holders if they so desire. But they are available on demand. We can just as well make them available.... (interruption)

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, PIA is public limited body. Will he be prepared to place the accounts of all these subsidiaries on the table of the House?

Dr. Mahbubul Haq: I shall be delighted, Sir, to place them on the table of the House.

Mr. Chairman: Maulana Kausar Niazi Sahib.

Maulana Kausar Niazi: Question No. 29

Mr. Chairman: 29—Jinab Dr. Sahib.

CASES AGAINST LABOURERS IN P.O.F. WAH

29. ***Maulana Kausar Niazi**: Will the Minister Incharge for Defence Division be pleased to state :

(a) whether there is any proposal under consideration to withdraw the cases filed against those labourers who were removed from the service of POF Wah in the recent past; and

(b) whether the Government has any proposal under consideration to reinstate those labourers who had put in fifteen to twenty years service ?

Sahabzada Yaqub Khan (answered by Dr. Mahbubul Haq): (a) There is no proposal under consideration to withdraw the cases.

(b) There is no proposal under consideration to re-instate those individuals who had put in 15 to 20 years of service.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال - مولانا کوثر نیازی ؟

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! کیا فاضل وزیر صاحب جانتے ہیں کہ پندرہ سے بیس سال کی ملازمت رکھنے والے یہ مزدور وہ ہیں جنہوں نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں پاکستان کے لیے رات دن کام کرکے اسلحہ بنایا تھا - کیا ان کو اس کا یہ صلہ دیا جارہا ہے کہ ان کا معاشی قتل کیا جارہا ہے اور انہیں ملازمتوں سے نکال دیا گیا ہے ؟

جناب چیئرمین : جناب ڈاکٹر صاحب !

Dr. Mahbubul Haq: Sir, the position is that cases were registered against a total of 256 workers by the Police authorities for civil offences committed by these workers in an illegal strike. The right of appeal was granted by the POF administration to all these workers,

and this right of appeal was utilized. Cases were looked into and appeals were heard. As a result of it, 67 of these workers were reinstated and 179 workers were dismissed, but this was done after due process and after hearing the appeals, and on offences committed, as I said, in an illegal strike; and these were civil offences registered by the Police.

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! میری ایک بات کا بھی جواب جناب فاضل وزیر نے ارشاد نہیں فرمایا۔ میں نے پوچھا ہے کہ کیا وہ جانتے ہیں کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں ان مزدوروں نے کیا خدمات انجام دی تھیں اور کیا اس کا یہ صلہ ان کو دیا جا رہا ہے؟ کیا ان کا ہڑتال کرنا اتنا سنگین جرم ہے کہ ان کو معاشی قتل کے حوالے کر دیا گیا ہے؟

جناب چیئرمین: جناب ڈاکٹر صاحب!

Dr. Mahbubul Haq: Sir, this is a rhetorical question and I do not wish to answer it. I would only say that length of service of any worker does not in any way lessen the offence that he may commit.

جناب چیئرمین: قاضی حسین احمد صاحب

قاضی حسین احمد: جناب والا! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھوں گا کہ مارشل لاء کا ایک دور ختم ہونے کے بعد جب ہم نے ایک نئے دور کی ابتدا کی ہے تو کیا اس دور میں جو بے انصافیاں ہوئی تھیں اور اس قانون کے مطابق لوگوں کو نکالا گیا تھا تو کیا نئے دور انصاف کا یہ تقاضا نہیں ہے کہ اس پر نظر ثانی کی جائے؟

جناب چیئرمین: ابھی نیا دور شروع ہونے والا ہے۔ اکتیس دسمبر تک انتظار کریں۔

قاضی حسین احمد: کیا آپ نے ان کی طرف سے جواب دیا ہے؟

جناب چیئرمین: یہ میں نے اس لیے عرض کیا کہ جس دن مارشل لاء کا یہ ذکر ہو رہا تھا اس دن آپ تشریف نہیں رکھتے تھے اس میں یہی سوال زیر بحث آیا تھا اور اس میں آپ تشریف نہیں رکھتے تھے۔

قاضی حسین احمد: جی ہاں میں نہیں تھا اور دانستہ طور پر یہاں نہیں تھا۔

ڈاکٹر محبوب الحق: جناب والا! جیسے ٹیلیویژن کے پردہ سیمیں پر آتا ہے کہ، آپ ذرا انتظار کیجئے۔

مولانا کوثر نیازی : میں فاضل وزیر خزانہ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کیا وہ اسلام کی عفو و درگزر کی روایت کے مطابق ان غریب مزدوروں کے کیسز پر نظرثانی کی سفارش کریں گے ؟

جناب چیئرمین : جناب ڈاکٹر صاحب !

Dr. Mahbubul Haq: Sir, as I have already explained that in all these cases the right of appeal was granted. Appeals were heard and I do not wish the impression to remain that this was an arbitray action. The action was taken very painfully with great regret after all the appeals had been gone over. And the proof is that sixty seven out of them against whom offences could not be proved were reinstated. So as such, Sir, there is no reason to review the rest of the appeals which had been duly listened to and duly taken notice of.

Mr. Chairman: Thank you, next question.

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! میری گزارش اتنی ہے - - - -

جناب چیئرمین : جی فرمایئے

مولانا کوثر نیازی : کہ ان سوالات کا مقصد، یقیناً آپ اس سے اتفاق فرمائیں گے کہ یہ ہوتا ہے کہ پبلک کے مسائل ہم وزراء کرام کے نوٹس میں بھی لائیں اور کچھ grievances کا اس طرح سے حل بھی نکلوا سکیں۔ اس لیئے آپ رولز کو relax کر دیں اور دو تین مزید ضمنی سوالات کر کے وزیر موصوف کے جذبہ ہمدردی کو ابھارنے کا موقع فراہم کر دیں۔

جناب والا ! ہم ان سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ کیا ہڑتال ایک عام جمہوری فضا میں کرنا، جو کہ مزدوروں کا حق ہوتا ہے اس قدر سنگین جرم ہو گیا ہے کہ اب ان کو معاشی قتل کے گھاٹ اتارا جا رہا ہے کیا یہ انصاف ہے ؟

جناب چیئرمین : میرے خیال میں ،، معاشی قتل ،، کا لفظ صحیح نہیں ہے -

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! معاشی قتل کیا ہے ، ؟ آپ ایک شخص کو

روزگار سے نکال دیتے ہیں اس دور میں کوئی دوسری ملازمت ملنا کارے دارد ہے یہ معاشی قتل نہیں ہے تو اور کیا ہے ؟

جناب چیئرمین: یہ تو کارے دارد والا ہے، مل تو سکتا ہے، روزگار مل تو سکتا ہے۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! کیسے ملتا ہے ؟

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر محبوب الحق: میں جناب آنریبل سینٹر کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میرا جذبہ ہمدردی خاصا ابھر چکا ہے۔ میں انہیں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ یہاں یہ مسئلہ نہیں تھا کہ ہڑتال ان کا حق تھا۔ یہاں قانون کے مطابق پی او ایف میں ہڑتال غیر قانونی تھی۔ اس لیے یہ غیر قانونی ہڑتال میں یہ سارے offences ہوئے تھے۔ اس کے باوجود میں ان سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو کہنا تھا وہ کہہ دیا، ہم نے اسے سن لیا ہے اور انشاءاللہ اسی سپرٹ پر ہم اس پر غور کریں گے۔

مولانا کوثر نیازی: جناب چیئرمین! آخری سوال۔

جناب چیئرمین: جی فرمایئے

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! میں فاضل وزیر سے یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر ہم ان مزدوروں کو حکومت کی خدمت عالیہ میں معافی مانگنے پر آمادہ کرلیں،، وہ حکومت سے معافی مانگ لیں تو پھر کیا وہ انہیں بحال کرنے پر تیار ہیں ؟

جناب چیئرمین: میرے خیال میں یہ تھورٹیکل کیوسچن ہے؟ اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ جہاں تک میں آنریبل وزیر صاحب کو سمجھا ہوں وہ یہ کہتے ہیں پنچوں کا حکم سر آنکھوں پر، پرنالہ فی الحال ادھر ہی رہے گا۔

مولانا کوثر نیازی: جناب! اگر وزراء صاحبان پرنالہ نہیں ہٹا سکتے تو پھر یہاں سوالوں کا کیا فائدہ ؟

جناب چیئرمین: وہ فرماتے ہیں پنچوں کا حکم سر آنکھوں پر، آپ کا سوال انہوں نے سن لیا جو کچھ بھی ہے اس پر وہ غور کریں گے۔ اگلا سوال مولانا کوثر نیازی صاحب، یہ بھی آپ کا ہی ہے۔ اگلا سوال نمبر ۳۰۔

UNDER-GRADUATE OFFICERS IN P.I.A.

30. ***Maulana Kausar Niazi**: Will the Minister Incharge for Aviation Division be pleased to state:

(a) the number of under graduate officers in the P.I.A.;

(b) whether it is a fact that many graduate and post-graduate officers are working under the under-graduate officers; and

(c) whether Government has any plan to devise a scheme for conducting a regular competitive examination for promotion to higher ranks of capable educated persons working in the P.I.A.?

Sahabzada Yaqub Khan (answered by Dr. Mahbubul Haq): (a) 2938.

(b) Yes. In some cases, the graduate and post-graduate officers are working under the under-graduate officers.

(c) PIA is considering the introduction of promotional examinations for the middle Management Officers.

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! یہ "غور" کب تک ختم ہو جائے گا اور امتحانات کب تک شروع ہو سکیں گے۔

ڈاکٹر محبوب الحق: انشاءاللہ یہ "غور" جلدی ہی ختم ہو جائے گا کیونکہ یہ اچھا مشورہ ہے کہ ان کے لیے پروموشنل examination ہونے چاہئیں۔ میں کوشش یہی کروں گا اگرچہ یہ میرا شعبہ نہیں ہے اور میں عارضی طور پر نگرانی کر رہا ہوں۔ انشاءاللہ کوشش یہی کریں گے کہ یہ کام جلد ہو جائے۔

مولانا کوثر نیازی: یہ انشاءاللہ جناب "۹۰ دن" والے ہیں یا ڈاکٹر صاحب والے ہیں؟

ڈاکٹر محبوب الحق: یہ ۹۰ سے کچھ زیادہ ہیں۔

جناب چیئرمین : جناب شاد محمد خان!

جناب شاد محمد خان: کیا حکومت اس بات پر تیار ہے کہ پی آئی اے میں مزید بھرتی نہ کرے اور جتنے گریجوایٹس اور انڈر گریجوایٹس ہیں فی الحال ان کو ہی اس میں کھپایا جائے آئندہ جتنی پوسٹیں نکلیں گی ان میں ؟

جناب چیئرمین : یہ تو کوئی اور سوال ہے۔ یا یہی سوال ہے۔

ڈاکٹر محبوب الحق: میں جناب ان کا سوال سمجھا نہیں کہ انہوں نے کیا مشورہ دیا ہے۔

جناب شاد محمد خان: میں جناب مزید وضاحت کرتا ہوں کہ اس میں لکھا ہوا ہے کہ

Post graduate and under graduate are serving in this . . . .

میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ آئندہ بھی پوسٹ گریجوایٹس انڈر گریجوایٹس کو بھرتی کرنا چاہیں گے یا نہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ مزید بھرتی بند کر دیں اور یہاں جو پوسٹ گریجوایٹس اور انڈر گریجوایٹس کام کر رہے ہیں انہی کو ہی بھرتی کیا جائے اور ان کو ہی موقع دیا جائے۔

ڈاکٹر محبوب الحق: جناب والا! جہاں تک " further expansion کا تعلق ہے اس میں یہ دیکھنا ہے کہ کتنے اور آفیسر کی ضرورت پڑتی ہے۔ کیونکہ پی آئی اے میں پہلے کافی بھرتی ہو چکی تھی ہماری fully کوشش یہی ہے کہ انہی کو کھپایا جائے اور مزید بھرتی نہ کی جائے لیکن expansion اس چیز پر depend کرتی ہے کہ کتنی اور سروسز expand ہوتی ہیں اور اس کے لیے کتنے آفیسر چاہئیں۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال نمبر ۱۳۱ - مولانا کوثر نیازی!

TELEPHONE SUBSCRIBERS PROVIDED WITH THE DIRECTORY OF 1984 IN KARACHI REGION

31. ***Maulana Kausar Niazi**: Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) the total number of telephone subscribers, provided with the telephone directory of 1984 edition upto the 1st June, 1985 in Karachi Region ;

(b) the number of such telephone subscribers who have not been provided with the said directory so far;

(c) the reasons for the delay and the action taken against those held responsible for it ; and

(d) the period by which the directory of 1985 edition will be distributed in Karachi ?

Mr. Mohyuddin Baluch (answered by Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (a) The Telephone Directory was supplied to 15,690 subscribers upto Ist June, 1985;

(b) There are about 1,60,000 subscribers who have not so far been provided the said telephone directories.

(c) Delay occurred due to non supply of Directories by the contractors whose contract has been cancelled. Legal action against the contractor is under process.

(d) New edition of telephone Directory is under print in Printing Corporation of Pakistan and shall be available for the distribution by end of December, 1985 or early January, 1986.

جناب چیئرمین: ضمنی سوال ۔ مولانا کوثر نیازی صاحب !

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! کیا فاضل وزیر صاحب بتائیں گے کہ ۱۹۸۵ء کی ڈائریکٹری جنوری ۱۹۸۶ میں ملے گی اور پھر ۱۹۸۶ کی انشاءاللہ ۱۹۸۷ میں ملے گی تو کیا ایسا بھی دن کبھی پاکستان میں طلوع ہو گا کہ 1985 کی ڈائریکٹری یکم جنوری ۱۹۸۵ کو مل جائے یا ۱۹۸۶ کی ڈائریکٹری یکم جنوری ۱۹۸۶ کو مل جائے۔

جناب چیئرمین: جناب یاسین خان وٹو صاحب۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب والا! اس دفعہ صورت حال یہ ہوئی کہ ایک نیا تجربہ کیا گیا کہ ڈائریکٹری چھاپنے کا ٹھیکہ ایک پرائیویٹ شخص کو دیا گیا کہ وہ اس کا انتظام کرے۔ اس نے جیسا کہ میں نے عرض کیا ۱۵۶۹۰ ڈائریکٹریاں مہیا کیں جو کہ سپلائی کر دی گئیں لیکن باقی اس نے سپلائی نہیں کیں جس کی بنا پر اس کا ٹھیکہ منسوخ کرنا پڑا اور پرنٹنگ کے انتظامات دوبارہ پرنٹنگ کارپوریشن کے سپرد کرنے پڑے۔ اس وجہ سے یہ دیر ہوئی ہے اور آئیندہ کوشش کی جائے گی کہ ایسی دیر نہ ہو۔

مولانا کوثر نیازی: کیا فاضل وزیر صاحب یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ پہلے دیر نہیں ہوتی تھی جب یہ کام سرکار کے سپرد تھا

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب والا! میں یہ دعویٰ نہیں کر رہا ہوں۔ اس کے بارے میں مجھے علم نہیں کہ اگر کبھی تاخیر ہوئی ہے لیکن میں اس دفعہ کی تاخیر کی وجہ عرض کر رہا ہوں۔ میرے خیال میں اس سے پہلے کبھی اتنی غیر ضروری تاخیر نہیں ہوئی ہو گی۔

مولانا کوثر نیازی: جناب ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: اگر ایسا ہوتا رہا ہے تو انشاءاللہ کوشش کی جائے گی کہ آئیندہ ایسا نہ ہو۔

مولانا کوثر نیازی: کب تک یہ تاخیر کا سلسلہ ختم ہو جائے گا اور کب تک اسی سال کی ڈائریکٹری اسی سال کے شروع میں مل جایا کرے گی؟

میاں محمد یاسین خاں وٹو: ہم انشاءاللہ کوشش کریں گے کہ اس پر جلد از جلد عمل شروع ہو۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! یہ ٹمپریری چارج لینے والے وزیر یقین دہانی کرائیں بھی تو ہم کیا بھروسہ کریں۔ بھروسہ تو پھر ہوتا ہے کہ کم سے کم اسی محکمے کا وزیر جواب دے۔

جناب چیئرمین: یہ تو ایک collective responsibility ہے۔ رولز کے مطابق کوئی بھی وزیر دوسرے وزیر صاحب کا despite the facts کہ

الا تزرو وزرہ اخری لیکن یہ ایک دوسرے کا بوجھ اٹھا سکتے ہیں۔

مولانا کوثر نیازی: یہ صحیح ہے جناب، اگر وزیر صاحب سیکرٹری صاحب سے پوچھ لیتے تو پھر تو صحیح جواب دے سکتے تھے۔

جناب چیئرمین: اچھا ٹھیک ہے۔ جناب قاضی عبداللطیف صاحب۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب والا! فاضل ممبر تجاہل عارفانہ فرما رہے ہیں ورنہ انہیں پتہ ہے کہ collective responsibility ہے ایک وزیر صاحب، دوسرے وزیر صاحب کے ایماپر جواب دے سکتے ہیں۔

قاضی عبداللطیف: ضمنی سوال جناب، وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ ٹھیکہ منسوخ کر دیا ہے اور ٹھیکیدار کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی گئی ہے۔ یہ قانونی چارہ جوئی صرف یہی ہے کہ ٹھیکہ منسوخ کر دیا گیا ہے یا اس کے خلاف کچھ اور بھی کارروائی کی گئی ہے۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب والا! اس کے خلاف مزید کارروائی بھی کی جائے گی۔ اس وقت اس نے جناب والا! محتسب اعلیٰ کے پاس درخواست دے ہوئی ہے اور معاملہ اس وقت ان کے زیر غور ہے۔ جو بھی فیصلہ ہوتا ہے اس کے مطابق یا مزید جو بھی قانون کے مطابق چارہ جوئی کی جاسکتی ہے وہ کی جائے گی۔

قاضی عبداللطیف: یہاں پر لکھا ہوا ہے کہ قانونی چارہ جوئی کی گئی ہے وہ جو کی گئی ہے وہ کیا ہے

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب والا! اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرنے کے اقدامات کیے جا رہے تھے کہ اس نے محتسب اعلیٰ کو درخواست دے دی ہے اور اس کی وجہ سے معاملہ اب کچھ دیر کے لیے رکا ہوا ہے جب وہ فیصلہ فرمائیں گے تو پھر ہم اس سلسلے میں قانونی چارہ جوئی کے لیے مزید اقدامات کریں گے۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں اردو ترجمہ صحیح نہیں ہے۔ انگریزی میں لکھا ہوا ہے

Legal action against the contractor is under process.

یعنی ختم نہیں ہوا۔ جی جناب حسن اے شیخ صاحب۔

Mr. Hasan A. Shaikh: Kindly pay attention. May I ask the honourable Minister that during the last week I saw three insertions in 'Dawn' offering the Directory of 1985 for sale.

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب والا! یہ بات میرے نوٹس میں نہیں ہے۔ فاضل ممبر صاحب نے اب یہ بات نوٹس میں لائی ہے تو اس بارے میں ہم دیکھیں گے کہ کیا کیا جا سکتا ہے اور کیا حقیقت ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال۔

TELEPHONE EXCHANGES AND CALL OFFICES IN BALUCHISTAN

32. ***Engineer Syed Muhammad Fazal Agha**: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the number of newly opened Telephone Exchanges/public call offices in Baluchistan during the last five years;

(b) the names of places where the Exchanges are opened; and

[Eng. Syed Mohammad Fazal Agha]

(c) the criteria or reasons for selection of the said places for the telephone exchanges?

Mr. Mohyuddin Baluch (answered by Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (a) Telephone exchanges. 60

public call offices 130

(b) List placed on the table of the House.

(c) The Telephone Exchanges/public call offices were opened at these places mentioned at item (b) on the demand of public/interest of service.

LIST OF EXCHANGES

1. Adam pur.
2. Dalbandin.
3. Fazil Faqir Lashari.
4. Gandakha.
5. Goth Abdul Hamid.
6. Goth Murad Ali.
7. Hair Din.
8. Hajian Shakarzai.
9. Ismail Shehr.
10. Jhal Magsi.
11. Kan.
12. Kan Mehtarzai.
13. Kano Zai.
14. Killi Sharif Badini.
15. Killi Ali Zai.
16. Killi Karballa.
17. Kingri.
18. Killi Sardar Badini.
19. Kot Magsi.
20. Manzaki.
21. Mir Wali.
22. Mekhtar.

23. Musa Khil.
24. Nana Sahib Ziarat.
25. Nasozai.
26. Pechi.
27. Poi Sharif.
28. Rarkan.
29. Rehra Sham.
30. Rakhani.
31. Saranan.
32. Sobat pur.
33. Tamboo.
34. Yakmach.
35. Zargai.
36. Maskhel.
37. Ahmed Wal.
38. Chaghi.
39. Regora.
40. Killi Abdul Mehr Zai.
41. Kosh.
42. Awaran.
43. Baghbana.
44. Basima.
45. Hub.
46. Jiwani.
47. Kalak.
48. Mashkey.
49. Mangochar.
50. Nasir Abad.
51. Nal.
52. Sordo.
53. Tasp.
54. Sultsar.
55. Winder.
56. Khudai-Badal.
57. Wash Bood.
58. Shahi Tump.
59. Bullo.
60. Bonistan.

انجینئر سید محمد فضل آغا: جناب گزارش یہ ہے کہ جو بھی بات ہوتی ہے آپ ان کی جان بڑی آسانی سے ہم سے چھڑا لیتے ہیں اس میں بھی ایک جگہ پر میں نے عرض کیا کہ کل جتنے ٹیلی فون ایکسچینج کھولے ہیں ان کے نام بتائے جائیں۔ انہوں نے ۱۷۰ میں سے صرف ۶۰ کی زحمت کی، باقی بتائے ہی نہیں تو ہمیں اطلاع کیا دی انہوں نے؟

جناب چیئرمین: تو وہ آپ پوچھ لیں۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: تو جناب یہ بتائیں کہ ۱۷۰ میں سے باقی سٹیشنوں کے نام کہاں گئے ہیں۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: آپ کو ۱۶۰ ایکسچینجز کے نام سننے سے بچا رہا تھا۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: وہ تو ٹھیک ہے لیکن آپ لسٹ دیکھیں تو ......

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب والا! سوال سے بہر صورت فاضل ممبر کی رائے یا خواہش کا ہمیں اندازہ ہوتا ہے۔ (الف)، میں انہوں نے فرمایا ہے کہ پچھلے ۵ سالوں کے دوران بلوچستان میں نئے نئے قایم کیے گئے ٹیلیفون ایکسچینجز پبلک کال آفسوں کی تعداد کتنی ہے، وہ ہم نے جناب ٹیلی فون ایکسچینج کی تعداد ۶۰ بتائی ہے اور پبلک کال آفسز کی ۱۳۰ بتائی ہے۔ اور اس سے آگے (ب)، میں انہوں نے پوچھا ہے کہ کن کن مقامات پر ٹیلیفون ایکسچینج قایم کیے گئے ہیں۔ اس کے لیے جناب وہ فہرست ۶۰ کی جو ہے وہ یہاں مہیا کی گئی ہے۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: یہ آپ نے پبلک کال آفس کی دی ہے۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: نہیں نہیں۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: میں اس علاقے سے تعلق رکھتا ہوں مجھے پتہ ہے کہ کہاں پبلک کال آفس ہے اور کہاں ٹیلیفون ایکسچینج۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب پبلک کال آفس کے بارے میں تو آپ نے پوچھا ہی نہیں۔

جناب چیئرمین: آپ یہ بتائیں کہ آپ پوچھنا کیا چاہتے ہیں۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: جناب میں نے پوچھا تھا کہ پچھلے پانچ سالوں میں کل کتنے لوگ ٹیلیفون فیسلیٹیز سے کنکٹ ہوئے ہیں، پبلک کال آفس مع ٹیلیفون ایکسچینج، انہوں نے فرمایا ہے کہ ۶۰ ٹیلیفون ایکس چینجز اور ۱۳۰ پبلک کال آفسز، اس کے بارے میں نے پوچھا کہ وہ کہاں کہاں ہوئے ہیں تمام کے سٹیشن بتائے جائیں. انہوں نے صرف ۶۰ سٹیشن بتائے ہیں جو ملے جلے ہیں جن میں ٹیلیفون ایکسچینج بھی ہیں پبلک کال آفس بھی ہیں۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں اگر آپ اپنا سوال دوبارہ پڑھیں تو اس کے الفاظ یہ ہیں۔ میں آپ کو پڑھ کر سنا دیتا ہوں

The number of newly opened telephone Exchanges/Public call offices in Baluchistan during the last five years, asking only the numbers both of Telephone Exchanges as well as public call offices. Then, the next question is (b). The names of places where the Exchanges are opened, not the public call offices only Exchanges.

Engineer Syed Muhammad Fazal Agha: Sir, this includes the public call offices.

Mr. Chairman: Does not. Public call office is quite different animal from an Exchange.

Engineer Syed Muhammad Fazal Agha: Sir, but the same animal is standing on a defence station, this is what I am telling Sir, I belong to that area.

Mr. Chairman: Then, the question should have been like you have asked in (a) about Telephone Exchanges and Public call offices. You are asking about Exchanges only.

Engineer Syed Muhammad Fazal Agha: I think, the information is not correct.

[Eng. Syed Mohammad Fazal Agha]

اس لئے کہ اس میں پبلک کال آفس ٹیلیفون ایکسچینجز میں مکس کر دیے ہیں

جناب چیئرمین: اگر وہ کوئی چیز ہے تو آپ ان سے پوچھ لیں کہ یہ ایکسچینج نہیں ہے یہ پبلک کال آفس ہے۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: اب فرض کریں جیسے حاجیاں شکرزئی ہے For that matter one station وہاں پر پبلک کال آفس ہے ایکس چینج نہیں ہے۔ یہ نمبر ۸ پر فہرست میں ہے۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: اس چیز کا میں جائزہ لوں گا۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ آئندہ کیلئے کیا پروگرام ہے یعنی next financial year میں۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب اس کیلئے تازہ نوٹس کی ضرورت ہوگی۔

جناب چیئرمین: جب اگلے مالی سال کا بجٹ بنے گا تو تب ہی بنا سکیں گے۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: ٹھیک ہے جناب۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر ۳۳

BALUCHISTAN QUOTA IN AIR PORT SECURITY FORCE

33. ***Engineer Syed Muhammad Fazal Agha**: Will the Minister Incharge of the Aviation Division be pleased to state:

(a) the number of persons, domiciled in Baluchistan, appointed to posts in BPS 5 and above in the Airport Security Force against the quota reserved for Baluchistan; and

(b) the measures being adopted to make up the deficiency, if any, in the representation of Baluchistan in the said Force?

Sahibzada Yaqub Khan (answered by Dr. Mahbubul Haq): (a) The number of persons, domiciled in Baluchistan, appointed to posts in BPS-5 and above in Airports Security Force is 36 against their quota of 54.

(b) Airports Security Force has been directed to make good the deficiency in the representation of Baluchistan.

انجینئر سید محمد فضل آغا: کیا وزیر صاحب فرمائیں گے کہ یہ جو ۴۵ کی بجائے ۳۶ لیے گئے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ بلوچستان کے امیدوار نہیں تھے یا کوئی قباحت تھی کہ ابھی تک ہمیں اپنا کوٹہ بھی نہیں مل سکا جو صرف ساڑھے تین فیصد ہے۔

Dr. Mahbubul Haq: Sir, the deficiency is generally in the Assistant Security Officers and Inspectors. So far as the Assistant Sub-Inspectors are concerned, generally the quota has been filled in. At these levels we have directed now, and in fact we have issued instructions, to make good the deficiency of persons on priority basis. We did not have sufficient candidates and will have to relax sometimes the qualifications and standards in order to remove the deficiences in the higher levels.

انجینئر سید محمد فضل آغا: ڈاکٹر صاحب کے فرمانے سے یہ معلوم ہوا ہے کہ وہاں کے لوگ وہ کوالیفکیشن پوری نہیں کر رہے تھے اس لیے یہ کمی رہ گئی ہے تو میں جاننا چاہتا ہوں کہ ان پوسٹوں کے لیے ان کو کیا کوالیفکیشن چاہیئے؟

Dr. Mahbubul Haq. Sir, the precise qualifications which are needed for each post are different because there are eight posts and out of those two are Force Commanders, two Deputy Directors, two Assistant Directors, two Security Officers and so on. The exact qualifications required for each post, would require a fresh notice.

انجینئر سید محمد فضل آغا: میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب کی سٹیٹمنٹ حقائق پر مبنی نہیں ہے کیونکہ انہوں نے فرمایا کہ چونکہ کوالیفکیشن پوری نہیں کر رہے تھے اس لیے ان کے کوٹے میں کمی واقع ہوئی ہے جب ان کو یہ فرق بھی معلوم نہیں۔

Dr. Mahbubul Haq: Well I can only report to this House, Sir, the facts according to the candidates which came forward in response to the interview calls. In the results of those interviews a special

quota, after the 10% on merit quota, was considered. I have neither interviewed these candidates personally nor I am familiar with the qualifications of each and every post and I must require fresh notice.

انجنیئر سید محمد فضل آغا: جناب تازہ نوٹس کی تو اور بات ہے۔ اب یہ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ ۵۴ میں سے ۳۶ انہوں نے لیے ہیں پھر انہوں نے یہ plea لی ہے کہ کوالیفکیشن پوری نہیں کر رہے تھے۔ اب جب میں نے ان سے پوچھا کہ کیا کوالیفکیشن ہے تو ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ میں چونکہ انٹرویو میں نہیں تھا اس لیے مجھے معلوم نہیں۔ جناب اگر یہ اس طرح چلتا رہا تو سوال کسے جواب پر تسلی نہیں ہوگی۔ اب ڈاکٹر صاحب مجھے فرمائیں کہ جو نشستیں باقی ہیں ان کے سلسلے میں میں کن سے رابطہ قائم کروں اور وہ کیا کوالیفکیشنز ہے تاکہ ان کوالیفکیشنز کے امیدوار ان کو پیش کروں۔

Dr. Mahbubul Haq: If the honourable Member recommends a candidate against anyone of these posts, I will personally take the applications from him and like to present it to the people who are Incharge of this.

Mr. Chairman: Thank you, we meet at what time? We meet at quarter to six, alright.

(*The House adjourned for Magharb Prayers*)

[*The house re-assembled after interval for Maghrab Prayers with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair*]

Mr. Chairman: We have still about 10 minutes left in the Question Hour. Supplementaries to Question No. 33. Janab Fazal Agha Sahib . . . . not present.

We move on to the next question. Syed Mohammad Fazal Agha Sahib.

Mr. Hasan A. Shaikh: On his behalf.

Mr. Chairman: On his behalf. Jinab Dr. Mahbubul Haq Sahib.

QUOTA RESERVED FOR BALUCHISTAN IN THE SERVICES OF PIA

34. ***Engineer Syed Muhammad Fazal Agha:** Will the Minister Incharge of the Aviation Division be pleased to state:

(a) the quota earmarked for Baluchistan in the services of PIA;

(b) the number of persons from Baluchistan appointed to various categories of posts in the PIA at present; and

(c) the measures proposed to be adopted to recruit persons from Baluchistan to the vacancies of various categories in the PIA earmarked for Baluchistan?

Sahabzada Yaqub Khan (answered by Dr. Mahbubul Haq): (a) 3.5% of the vacancies meant for direct recruitment in Pay Group VI and above.

(b) 481.

(c) To raise the representation of people from Baluchistan Province, PIAC has been allowing relaxation in academic qualifications, experience, age and physical standard.

Mr. Chairman: Supplementary?

Mr. Hasan A. Shaikh: Has any improvement been shown because of the relaxations stated by the Minister?

Mr. Chairman: Jinab Dr. Sahib.

Dr. Mahbubul Haq: I think, Sir, I wanted to point out that there was a distinct improvement particularly in the last eight years from 1977 to 1985. According to the quota which applies to pay groups 6 and above, there should have been 20 appointments in all in these groups from Baluchistan. There were in actual fact 17, leaving in balance of only 3 which we are trying to make up. So, this is a much better situation than it was earlier on when there was tremendous of imbalance which we have been trying to correct.

Mr. Chairman: Thank you.

Mr. Hasan A. Shaikh: Supplementary Sir; How soon would the shortfall be made up?

Dr. Mahbubul Haq: We have given instructions to PIAC to remove this imbalance on priority basis even if they have to further relax the qualifications and the physical standards and other conditions of experience and age, they should do so.

Mr. Chairman: Jinab Jahangir Jogezai Sahib.

Nawabzada Jehangir Shah Jogezai: These posts were given only to the trained people or to the domiciled who are always people from outside and they get the domiciles. Whether this has been taken in view.

Mr. Chairman: Jinab Dr. Sahib.

Dr. Mahbubul Haq: The only thing that can be done, Sir, is by giving these positions, Sir, to those whose domiciles are shown as of Baluchistan, and that is the only legal condition as well.

Mr. Chairman: Thank you. Next question.

UPGRADATION OF ASSISTANT ENGINEERS IN T&T DEPARTMENT

35. ***Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui**: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the case of upgradation of Assistant Engineers from BPS 16 to 17 in the T&T department has been under consideration since 1974; if so, how long will it take to decide the case; and

(b) whether it is also a fact that the post of Assistant Director (Directory) has been transferred from the Engineering sector to the training and clerical staff; if so, the reason therefor?

Mr. Mohyuddin Baluch (answered by Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (a) No. It was considered and not agreed.

(b) In keeping with the nature of the job, the new rules envisage appointment of AD (Directory) from clerical and operator's cadres. Engineering sector staff appointment to this post meant waste of a technical expert.

جناب محمد محسن صدیقی: کیا وزیر موصوف کو معلوم ہے کہ یہ لوگ ۱۶ گریڈ میں ۱۹۵۱ میں بھرتی ہوئے تھے اور ۷۰ آدمی بھرتی ہوئے تھے اور صرف ۱۰ کو ترقی دی گئی اور ۶۰ کو ترقی نہیں دی گئی جو کہ اب ریٹائرمنٹ کی حدود تک پہنچ چکے ہیں؟

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب والا! اس سلسلے میں پوزیشن یہ ہے کہ جتنی گریڈ ۱۷ کی ملازمتیں ہیں ان میں سے ۴۰ فیصد کوٹہ ان کے لیے مقرر ہے اور ۴۰ فیصد میں سے آگے جناب والا! ڈپلومہ ہولڈروں کے لیے، ۵۰ فیصد محکمہ کے ملازمین کے لیے جنہوں نے انجینئرنگ کی ڈگری یا مساوی قابلیت پاس کی ہو، ۱۵ فیصد دوسروں کے لیے جن کے پاس ایف ایس سی، بی ایس سی

[Mian Mohammad Yasin Khan Wattoo]

وغیرہ تک کی تعلیمی ڈگری ہو۔ اس سلسلے میں جناب والا! کچھ دقتیں محسوس ہو رہی تھیں جن میں کچھ انجینئرز کو نقصان ہو رہا تھا اس بارے میں حکومت غور کر رہی ہے کہ قواعد میں مناسب ترمیم کر دی جائے۔

جناب محمد محسن صدیقی: اس سوال کی شکل میں میری گزارش یہ تھی کہ ۷۰ آدمی تھے جو ۱۹۵۱ میں اسسٹنٹ انجینئر کی پوسٹ پر رکھے گئے اور آج ۱۹۸۵ ہو چکا ہے اور ان میں سے صرف ۱۰ کو ترقی دی گئی اور ۶۰ آدمی ابھی ترقی کے لیے باقی ہیں تو جو جناب وزیر صاحب نے فرمایا اس کی مناسبت کو اگر سامنے رکھا جائے اور یہ لوگ جو ۱۹۵۱ میں بھرتی ہوئے تھے وہ اب ریٹائرمنٹ کی لسٹ پر آ چکے ہیں تو اس کے لیے فوری اگر کوئی توجہ کی گئی ہو یا کی جا رہی ہو تو اس سے ہمیں اگر آگاہ کریں تو بہت مناسب ہو گا۔

جناب چیئرمین: وہ جواب میں فرماتے ہیں کہ کوٹہ کے لحاظ سے کوئی اسامی میسر نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا جتنا ان کا کوٹہ بنتا ہے وہ سب پورا ہو گیا ہے۔

جناب محمد محسن صدیقی: یہ تو جناب اگر محکمے کا بیس فیصد کوٹہ تھا تو ۵۱ سے ۸۵ تک، سال آپ گن لیجیے تقریباً ۳۴ سال ہو چکے ہیں۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب والا! ان میں سے کچھ کو میرے خیال میں move over دیا جا چکا ہے جن کے لیے باقاعدہ اسامیاں نہیں تھیں ان کو move over دے دیا گیا ہے۔ مالی طور پر ان کو اس کا فائدہ پہنچ رہا ہے۔ البتہ کچھ تھوڑا سا مزید فائدہ انہیں مل سکتا ہے گریڈ ملنے کے بعد باقاعدہ اسامی کے بعد، وہ تو نہیں مل رہا مگر move over ان کو دیا جا چکا ہے۔

جناب محمد محسن صدیقی: تو میری گزارش ہے کہ آیا وزیر صاحب کچھ تشریح فرمائیں گے کہ کیا غور ہو رہا ہے کہ یہ ۶۰ آدمی جو اپنی زندگی کا پورا وقت اس میں گزار چکے ہیں ان کو جلدی کوئی ترقی یا ان کو ایسے فوائد ملنے کی گنجائش ہے۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب والا! میں نے وضاحت سے ساری

چیئر عرض کر دی ہے کہ اسامی جہاں نہیں ہے وہاں move over دے دیا گیا ہے لیکن ان کے اس کیس کے بارے میں فاضل ممبر کے ارشاد کے مطابق حکومت غور کرے گی کہ کیا کیا جا سکتا ہے۔

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Sir, the question was, whether it is also a fact that the post of Assistant Director (Directory) has been transferred from the Engineering sector to the training and clerical staff ; if so, the reason therefor ?

کیا میں وزیر موصوف سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ یہ ٹیکنیکل ڈائرکٹری کی تیاری اور ڈائرکٹری کا چھپنا ایک خود ٹیکنیکل کام ہے اس کو کلیریکل کیڈر کے آدمی کیسے انجام دے سکتے ہیں۔ کس طریقے سے وہ فرماتے ہیں کہ انجینئرنگ کی پوسٹ ہے، ایک طرف تو وہ کہتے ہیں کہ پوسٹ نہیں ہے دوسری طرف یہ کہتے ہیں ان کے لیے مختص ہے اس پر کلیریکل اور اپریشنل سٹاف کا آدمی رکھنا ضروری ہے تو یہ کہاں تک درست ہے؟

میاں محمد یاسین خان وٹو: میرے خیال میں سینیٹر صاحب نے اپنی ہمدردیاں صرف انجینئرز کیلئے مخصوص فرمائی ہیں۔ وہ بھی اسی طرح ملازمین ہیں جس طرح کلیریکل سٹاف کے لوگ ہیں اور ان کے لیے ترقی کے مواقع ویسے ہی ہو سکتے ہیں یہ ایسی اسامیاں ہیں جن کے لیے انجینئرنگ کی کسی مہارت کی ضرورت نہیں بلکہ کلیریکل سٹاف اور اپریٹرز جو ہیں وہ ڈائرکٹری کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں اور وہ اس کے متعلق زیادہ جانتے ہیں اور اگر یہ پہلے انجینئرنگ برانچ میں تھی تو یہ شاید کلیریکل اور اپریٹروں کے سٹاف کے ساتھ ناانصافی تھی جسے درست کر دیا گیا ہے۔

جناب محمد محسن صدیقی: یہ ۳۸ سال کے بعد محکمے کو سمجھ میں آیا کہ یہ پوسٹ انجینئرنگ کے شعبے سے کلیریکل سٹاف کو جانی چاہیے۔ یہ صرف ایک جملہ معترضہ تھا۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا وزیر موصوف اس بات کا اعتراف کریں گے کہ جب یہ تبدیلی ہوئی کہ کلیریکل اور اپریشنل سٹاف کا آدمی ڈائرکٹری سیکشن

[Mr. Mohammad Mohsin Siddiqui]

کا اسسٹنٹ ڈائرکٹر ہوا ہے اس وقت سے ڈائرکٹری کے چھپنے اور عوام تک پہنچنے میں کیا دقتیں درپیش ہیں ۱۹۸۵ کی ڈائرکٹری آج تک نہیں آئی حالانکہ کراچی کا ریکارڈ ہے کہ ہر سال ڈائرکٹری قبل از وقت آجایا کرتی تھی۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب والا! شکریہ ہے کہ ایک بات کی اطلاع تو فاضل سینیٹر صاحب نے جناب کوثر نیازی صاحب کو دے دی کہ اس سے پہلے ڈائرکٹری بر وقت آجاتی تھی اور اس دفعہ جو ڈائرکٹری بر وقت نہیں آئی اس کی وجوہات میں پہلے عرض کر چکا ہوں وہ اس وجہ سے نہیں ہے کہ یہ تبدیلی آئی ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ چھاپنے والے کے بارے میں تبدیلی کی گئی تو تجربہ زیادہ کامیاب نہیں رہا اور اس ایک فرد کی کوتاہی کی وجہ سے ہے۔

جناب محمد محسن صدیقی: جناب والا! میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ پرائیویٹ آدمی کو جو پرنٹنگ دی گئی اس کی وجہ صرف یہی تھی؟ کیا وزیر موصوف ہمیں بتائیں گے کہ چونکہ ٹیکنیکل سٹاف جو ڈائرکٹری تیار کرتا ہے اس کو ہٹا کر کلیریکل اور ایڈمنسٹریشنل سٹاف کو دے دیا گیا اور وہ نہیں کر سکے اس مجبوری کے تحت انہوں نے پرائیویٹ آدمی کو دیا اور پرائیویٹ آدمی بھی اپنے چانس کا دیا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ ناکامی ہوئی۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: نہیں جناب والا! میرے خیال میں یہ وجہ نہیں۔ یہ قطعاً لاتعلق بات ہے اس چیز سے کہ ڈائرکٹری بروقت نہیں چھپی۔ یہ ٹھیکیدار کی کوتاہی ہے اس میں عملے کے ان افراد کی کوتاہی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جہاں تک میں سمجھ سکتا ہوں کہ ڈائرکٹری کے چھاپنے کا کام جو تھا وہ پرائیویٹ سیکٹر کو دیا تھا اس کو تیار کرنے یعنی مسودہ تیار کرنے کا کام پرائیویٹ سیکٹر کا کام نہیں تھا۔ میں سمجھتا ہوں یہ پوزیشن ہے۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب والا! نہیں وہ ان کا کام نہیں تھا چھاپنا تھا پرائیویٹ سیکٹر کے ٹھیکیدار نے، اس کو ٹھیکہ دیا گیا اور اس نے کچھ کاپیاں چھاپ کر دے دیں اور باقی نہ چھاپیں۔

جناب چیرمین : لیکن وہ چھپ کس سے رہا تھا یعنی وہ مسودہ جو تھا وہ کس نے بنایا تھا ؟

میاں محمد یاسین خان وٹو: وہ مسودہ ٹھیک تھا جناب، مسودے میں کوئی کوتاہی نہیں تھی۔ مسودہ موجود تھا اس کے مطابق اس نے کاپیاں چھاپیں۔

جناب محمد محسن صدیقی : وہ پہلے کا مسودہ تھا جب کہ یہ ذمہ داری انجینئرنگ سیکشن کے پاس تھی وہ اس زمانے کا مسودہ تھا۔

جناب چیرمین : میرے خیال میں ضمنی سوال کافی ہو گئے ہیں۔ قاضی حسین احمد صاحب سوال نمبر ۳۶

PROMOTION OF ENGINEERING SUPERVISORS IN T&T

36. *Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) whether there is any proposal under the consideration of Government to give to 65 Engineering Supervisors, appointed in 1964, departmental promotion as Gazetted Officers, Grade II, in the department of Engineering Supervisors, T&T ;

(b) whether it is also a fact that, out of the 65 Engineering Supervisors mentioned in (a) above, only 5 Engineering Supervisors have been given departmental promotion so far; and

(c) if reply to (a) and (b) above be in the affirmative, the reason for ignoring the remaining 60 Supervisors in the matter of promotion?

Mr. Mohyuddin Baluch: (a) No, there is no proposal at present to promote Engineering Supervisors of 1964 batch.

(b) it is a fact that 4 Engineering Supervisors of 1964 batch have out of turn been promoted as Assistant Engineer/Sub-divisional Officer (Basic Scale-16) between 1-1-1972 to 3-7-1977.

(c) At present no vacancies against their quota are available.

جناب محمد محسن صدیقی: ضمنی سوال۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ ۱۶۵ انجینئر سپروائزر تھے اور ۱۹۶۴ میں بھرتی ہوئے تھے اور اس پورے بیس سال کے عرصے میں چار آدمیوں کو آؤٹ آف ٹرن ترقی دی گئی ہے اور آؤٹ آف ٹرن کا مطلب کیا ہوا، ان کی شکلیں پسند تھیں یا ان کی کوئی سفارشیں زیادہ تھیں یا کوئی اور طریقہ کار اختیار کیا گیا۔ آؤٹ آف ٹرن اگر میرٹ پر ہوتا تو پوری لسٹ تیار ہو سکتی تھی۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: فاضل ممبر کی یہ بات درست ہے انکو آؤٹ آف ٹرن ترقیاں دی گئیں تھیں اور یہ ۲ ۷۷ء اور ۵ جولائی ۷۷ء کے درمیانی عرصے میں دی گئیں جناب والا۔ بعد میں ایسی ترقیوں پر نظر ثانی کی جا رہی جا رہی تھی، کہ کیبنٹ ڈویژن کی طرف سے مراسلہ گیا کہ جو ایسی ترقیاں ہو چکی ہیں ان کو اس ریویو سے مستثنیٰ قرار دیا جاتا ہے اور اس استثنیٰ کی وجہ سے یہ چار آدمی جو ترقی حاصل کر چکے تھے ان کو ترقی میسر رہی لیکن دوسرے حضرات کو آؤٹ آف ٹرن ترقی نہیں دی جا سکی۔ لیکن میں فاضل ممبر کی اطلاع کے لیے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اب روٹین میں ۱۹۶۳ء کا جو بیج ہے ان کی باری آ چکی ہے اس پر عمل درآمد ہو رہا ہے اور ہمیں امید ہے جلدی ہی ۱۹۶۴ء کے بیج کی بھی باری آ جائے گی۔

جناب چیئرمین: سوال یہ تھا کہ آؤٹ آف ٹرن پروموشن کیلئے کیا معیار ہے؟

میاں محمد یاسین خان وٹو: اس کے لیے ہمارے پاس اس وقت کوئی اطلاع نہیں ہے وہ ۲ ۷ ۱۹ء اور ۵ جولائی ۷۷ء کے درمیان آؤٹ آف ٹرن ترقیاں دی گئی تھیں۔ اس پر نظر ثانی کی جا رہی تھی کہ اسٹیبلشمنٹ ڈویژن نے کہا کہ جو لوگ پروموٹ ہو چکے ہیں ان کے مسئلے کو اب ریویو نہ کیا جائے۔ اس وجہ سے یہ استثنیٰ ان کو مل گیا ورنہ یقیناً ان کو بھی ہٹا دیا جاتا اور پھر باری آنے پر ترقی دی جاتی۔

جناب محمد محسن صدیقی: وزیر موصوف کیا یہ فرمائیں گے کہ ڈیپارٹمنٹل پروموشن کے لیے کوئی ایسی کمیٹی یا ادارہ قائم کیا جا رہا ہے جس کے ذریعے حق بہ حقدار

رسیدہ کا موضوع ہو سکے بجائے آؤٹ آف ٹرن کے۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب والا! کمیٹی پہلے ہی اسی چیز کے لیے ترقی دے رہی ہے ۶۲ کے بیچ کی باری ہے اور اس کے بعد انشاءاللہ ۶۴ کے بیچ کی باری آ جائے گی۔

جناب چیئرمین: کمیٹی کا تعین ہو چکا ہے؟

میاں محمد یاسین خان وٹو: جی کمیٹی کا تعین ہو چکا ہے اور کمیٹی کام کر رہی ہے۔

(*37. *Transferred to States and Frontier Regions Division for answering on 14th November, 1985.*)

Mr. Chairman: Next question, and this is going to be the last one.

Qazi Hussain Ahmed: Question No. 38.

UNIFORMITY IN THE SYLLABUS AND MEDIUM OF INSTRUCTIONS

38. ***Qazi Hussain Ahmed**: Will the Minister for Education be pleased to state :

(a) whether the difference in the syllabus, medium of instruction and examination system of Urdu medium schools and of those schools which prepare students for "Foreign examination-Senior Cambridge" is against the basic principle and requirement of providing equal opportunities to all in the academic field; and

(b) if so, will he be pleased to inform the House as to when would the legal amendment of May, 1983, regularising this disparity, be withdrawn?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) All the Government schools in the national system prepare students for Matric and Intermediate and follow a uniform syllabus and medium of instructions. Those schools which prepare students for foreign examination are outside the national system and are non-government institutions. They represent an insignificant percentage of the total enrolment.

[Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo]

Moreover there is no restriction againt appearing for foreign examination.

(b) Not applicable.

قاضی حسین احمد : کیا وزیر موصوف کو معلوم ہے کہ یہ جس کے بارے میں کہتے ہیں ان کی تعداد معمولی فیصد ہے اور وہ قومی نظام تعلیم سے باہر ہیں انہی اداروں اور انہی انسٹیٹیوشنز میں اس قوم کے لئے حاکم تیار کئے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین : معمولی فیصد نہیں ہے انگریزی میں لکھا ہے negligible-

قاضی حسین احمد : وہاں (انگریزی میں) negligible لکھا ہوا ہے یہاں (اردو میں) معمولی فیصد لکھا ہوا ہے لیکن کیا آپ کو معلوم ہے ان کی اہمیت یہ ہے وہاں حاکم تیار ہوتے ہیں اور وہ قومی نظام تعلیم سے بھی باہر ہیں اور ساری قوم پر آپ ایک ایسے طبقے کو مسلط کرتے ہیں جن کی قومی نصاب تعلیم اور نظام تعلیم سے تربیت ہوتی ہے۔

میاں محمد یاسین خان وٹو : جناب والا ! اصل میں بات یوں نہیں ہے۔ میرے فاضل دوست میری اس بات سے اتفاق فرمائیں گے کہ تعلیم کا معاملہ ایسا ہوتا ہے کہ جو آج فیصلے کئے جاتے ہیں ان کے نتائج چونکہ کافی دیر بعد سامنے آتے ہیں اور انہیں یوں معلوم ہوتا ہے کہ شاید وہی صورتحال گردش کر رہی ہے۔ اس وقت صورت یہ ہے جناب والا جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں اس وقت جتنے ادارے ہیں چاہے وہ وفاقی حکومت کے ہیں یا صوبائی حکومت کے ادارے ہیں جتنے گورنمنٹ کے ادارے ہیں ان سب میں اب میڈیم آف انسٹرکشن اردو ہے اور ۱۹۸۹ء میں جو امتحانات ہوں گے وہ اردو میں ہوں گے اور ان ساری چیزوں کا اثر آگے جا کر قوم کی مجموعی زندگی پر، ہمارے مقابلے کے امتحانات پر ایک عرصے کے بعد پڑے گا اور اس وقت یوں ہو گا جو آج انگریزی کے پڑھنا چاہتے ہیں option کے طور پر ہو سکتا ہے کہ وہ اس کے بعد

محسوس کریں جتنے لوگ اب چاہتے ہیں وہ بھی محسوس کریں کہ ہم ادھر نہ جائیں۔ اس کا نتیجہ پانے میں کچھ وقت لگے گا۔ یہ بات یوں نہیں ہے کہ اس وجہ سے اس فیصلے سے اس بات کو تبدیل کرنے کی گنجائش پیدا ہو گی۔

قاضی حسین احمد: جناب چیئرمین! وزیر موصوف صاحب اسلام آباد میں رہتے ہیں کیا ان کو معلوم نہیں ہے یہاں انہی چند سالوں کے اندر امریکن سکول بنے ہیں جن کی فیس پانچ پانچ ہزار روپیہ ہے یہاں پرائیویٹ سکول کام کر رہے ہیں۔ آپ نے قومی نظام تعلیم میں پچھلے دور میں جتنے کچھ لوگوں کو اکٹھا کر لیا تھا ان کو سمو لیا تھا ان کو آزادی دے دی ہے اور اس میں دوبارہ وہ تمام خرابیاں اور قباحتیں پیدا کی جا رہی ہیں جن کا قلع قمع کرنے کے لئے قانون بنائے گئے تھے اور آپ نے اس میں کہا ہے کہ اطلاق نہیں ہوتا، تو آپ یہ فرمائیں گے کہ یہ قانونی ترمیم کن مقاصد کے لئے کی گئی تھی؟

میاں محمد یاسین خان وٹو: وہ جناب ان مقاصد کے لئے کی گئی تھی کہ کچھ لوگ چاہتے ہیں کہ اپنے بچوں کو انگلش میں تعلیم دیں۔ علم پر قدغن لگانا کسی لحاظ سے مناسب نہیں ہے۔ اگر آپ یہ محسوس کرتے ہیں کہ انگریزی سکولوں کے پڑھے ہوئے بچے جو ہیں وہ آگے جا کر زندگی میں زیادہ کامیاب رہتے ہیں تو ہو سکتا ہے کہ یہ آپ کا تاثر ہو، جس کا یہ تاثر ہے وہ اپنے بچوں کو وہاں بھیج سکتا ہے۔ لیکن اس option کو واپس لینے کے بارے میں، جناب والا! ہم نے غور کیا ہے لیکن یہ بڑے نازک فیصلے ہیں جس پر کل قوم کی ترقی کا انحصار ہے۔ انگریزی میں اگر کوئی شخص تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے یہ option ہے کہ وہ پرائیویٹ اداروں میں جا سکتا ہے۔ کیا فاضل ممبر یہ چاہیں گے کہ ان سے اجازت ہی واپس لے لی جائے۔

قاضی حسین احمد: جناب والا! میں انگریزی میڈیم کی بات نہیں

[Qazi Hussain Ahmed]

کر رہا ہے جناب چیئرمین! یہ غلط طرف لے جا رہے ہیں۔ میں نے یہ پوچھا ہے امریکن سکولوں کو نظام تعلیم سے باہر رکھا گیا ہے امریکن سکولوں پر نہ صرف یہ کہ میڈیم بلکہ ان کے کسی بھی نصاب تعلیم کا اطلاق نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین: ایک آدمی ایک وقت میں، آپ تشریف رکھیں یہ وضاحت کر لیں۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: نہیں، جناب والا! میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں، یہ تو اس وقت اجازت کی option ہے compulsion نہیں ہے۔ ہمارے ملک میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو یہ چاہتے ہیں ان کے بچے انگریزی میڈیم میں پڑھیں اور وہ ان بچوں کو باہر پڑھانا چاہتے ہیں اور وہ اگر پیسے بھی خرچ کر سکتے ہیں۔ پرائیویٹ اداروں کی اگر پانچ ہزار فیس ہے تو آیئے سرکاری سکولوں میں آیئے ان سے معمولی فیس لی جائے گی یا کسی جگہ پر نہیں لی جائے گی اور اگر بچے نابل ہوئے تو ہم ان کی فیس بھی معاف کر دیں گے۔ لیکن اس option کے واپس لینے پر ہم نے غور کیا ہے یہ بڑا نامناسب معلوم ہوتا ہے۔ پھر دوسری بات انہوں نے کہی ہے کہ جو ادارے باہر کے امتحان کے لئے بچوں کو تیار کرتے ہیں وہاں میڈیم آف انسٹرکشن انگریزی ہے لیکن جہاں

تک اسلامیات اور دینیات کی تعلیم کا تعلق کا ہے یہ ان کو دینا پڑتی ہے اب بھی موجودہ صورت میں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (مداخلت)۔

جناب چیئرمین: امریکن سکولز میں بھی۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: جی ہاں ہر ایک پر لازم ہے اور اگر کسی جگہ پہ یہ نہیں ہو رہا تو آپ میرے نوٹس میں لائیں ہم یا ان کو مجبور کریں گے کہ وہ اس پر عمل کریں یا ان کو بند کر دیں گے۔

قاضی حسین احمد: مجھے ان سے یہ پوچھنا ہے، یہ کہتے ہیں یہ ان کا حق ہے اگر کوئی ان کو دوسرے طریقے سے پڑھانا چاہتا ہے لیکن یہ بتائیے

کسی نظریاتی ملک میں جو ایک نظریئے کی بنیاد پر اپنی نئی نسل کو تیار کرنا چاہتا ہے کیا یہ کسی کا حق ہے کہ اس نظریئے کے متضاد کسی دوسرے طریقے سے اپنے بچے کو تیار کرے۔ alien تہذیب اور alien تمدن میں اس کو تیار کرے۔

میاں محمد یاسین خان وٹو : میں نے جناب اس کے لئے عرض کیا ہے کہ حساب ہے، سائنس ہے دوسرے مضامین ہیں۔ ان کے امتحانات وہ وہاں دیتے ہیں۔ لیکن اسلامیات کا پڑھانا لازمی ہے اگر باہر کا کوئی ادارہ اسلامیات بھی نہیں پڑھا رہا، تو فاضل ممبر میرے نوٹس میں لائیں میں نے عرض کیا کہ ہم انکے خلاف ایکشن لیں گے یا وہ اس پر عمل کریں گے یا ہم ان کے سکول بند کر دیں گے۔

قاضی حسین احمد : جناب والا! میں ان کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں وہاں اسلامیات کا مذاق اڑایا جاتا ہے وہاں اس کو پڑھایا نہیں جاتا۔

میاں محمد یاسین خان وٹو : یہ جناب میرے نوٹس میں لکھ کر دے دیجئے میں انشاءاللہ انکوائری کر کے ساری چیز آپ کے سامنے رکھوں گا۔

قاضی عبداللطیف : کیا وزیر تعلیم صاحب یہ فرمائیں گے آپ ان کے نصاب کی نشاندہی کر سکتے ہیں کہ ان کا نصاب وہاں کیا پڑھایا جاتا ہے۔ وہ وہاں جو اسلامیات پڑھاتے ہیں کیا ان کے استاد مسلمان ہوتے ہیں اور عالم ہوتے ہیں یا وہ اپنے طریقے سے تنقیدی نقطۂ نگاہ سے پڑھاتے ہیں۔

میاں محمد یاسین خان وٹو : جناب والا! ہماری تو ان کو انسٹرکشن یہی ہے وہ دینیات اسلام کے نظریئے سے پڑھائیں۔ تنقیدی نظریئے سے نہیں، نظریاتی نظریئے سے ------- (مداخلت)۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں اب اس بحث کو ختم کرنا پڑے گا۔ میں آپ کی توجہ رول نمبر ۴۵، کے (xi) کی طرف مبذول کراؤں گا۔ جس میں صاف لکھا ہوا ہے۔

[Mr. Chairman]

"(ix) It shall not raise questions of policy too large to be dealt with within the limits of an answer to a question."

آپ جس مسئلے پر بحث اٹھانا چاہتے ہیں اتنا بڑا ہے
یا تو وہ ریزولوشن کی فارم میں آسکتا ہے یا کوئی اور طریقہ اس کا سوچیں
لیکن Question and Answers میں اس کا صحیح جواب آپ کو نہیں مل سکے گا۔

†(*Question Hour is over.*)

UNESCO WORKSHOP ON BOOK PRODUCTION IN KARACHI

†39. ***Mr. Javed Jabbar**: Will the Minister for Education be pleased to state :

(a) whether a representative of the Ministry participated in or observed, the proceedings of the UNESCO Sub-Regional Workshop on Book Production held in Karachi from July 30 to August 5, 1985; and

(b) if not, the reasons therefor?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo. (a) In response to invitation from UNESCO Regional Office for Book Development, Karachi, 2-member delegation comprising the following participated in the Workshop.

(i) Mr. Amjad Rashid Minhas, Principal, Government Polytechnic Institute for Printing and Graphic Arts, Lahore.

(ii) Ms. Hoori Malik Noorani Manager, Pakistan Publishing House and Maktab-e-Danial, Karachi.

---

†Note: Question Hour being over the remaining questions alongwith their answers were placed on the Table of the House.

(b) In addition, 10 experts/educationists participated in the Workshop as observers and their list is given in Annexure-I.

Annex-I

UNESCO SUB-REGIONAL, WORKSHOP ON BOOK PRODUCTION 30TH JULY–5TH AUGUST 1985. KARACHI, PAKISTAN

LIST OF OBSERVERS

1. Ms. Saleha Bilal Hussain
   Assistant Professor
   Department of Journalism
   Karachi University
   KARACHI.

2. Ms. Mehrunnisa Ahmed Ali
   Teacher
   Karachi Grammer School
   (Kindergarten)
   Abdullah Haroon Road
   KARACHI.

3. Dr. Khan Sahib Chano
   Director Archives, Sind
   Education & Culture Department
   Government of Sind
   Tuglaq House
   KARACHI

4. Mr. Shams Qureshi
   Proprietor–Booksellers–Publishers
   Mackwin & Co.
   Inverarity Road
   KARACHI.

5. Mr. Saeed Saleh Mohammad
   Director
   Paramount Books Limited
   152/C Block 2
   P.E.C.H.S.
   KARACHI.

6. Mr. Kundhar Ahmed Nazir
Assistant Director
National Book Council of Pakistan
Regional Office. Theosophical Hall
M. A. Jinnah Road
KARACHI.

7. Mr. Muhammad Chhuttal
Production Officer
National Book Foundation
152-A/11 P.E.C.H. Society
KARACHI.

8. Mr. Orooj Ahmed Ali
Manager
Akrash Publishing
Spencer's Building
I. I. Chundrigar Road
KARACHI.

9. Mr. Syed Ali
Graphic Designer
Pakistan Design Institute
16 Muslimabad
KARACHI.

10. Mr. Mohammad Hussain Awan
Production Controller
Oxford University Press
5 -Banglore Town
Shahrah-e-Faisal
P.O. Box, 13033
KARACHI.

TELEPHONE FACILITIES IN TEHSIL NOWSHERA

40. *Maulana Sami-ul-Haq : Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the area of Nizampur, consisting of nearly forty villages of Tehsil Nowshera, NWFP, does not have telephonic facilities;

(b) whether it is also a fact that, in the central locality namely Nizampur of the aforesaid area there is a PCO, but the same is totally out of order for the last four years; and

(c) if so, the steps taken so far or proposed to be taken to put the PCO in order?

Mr. Mohyuddin Baluch : (a) Yes.

(b) Yes, there was a long distance public call office which is not in working order.

(c) The Department is carrying out its feasibility for providing this Public Call Office on V.H.F. System.

NAZIRAH EDUCATION OF THE HOLY QURAN

41. ***Maulana Sami-ul-Haq** : Will the Minister for Education be pleased to state :

(a) whether it is a fact that Nazirah education of the Holy Quran does not have the status of a compulsory subject in the education system of schools;

(b) whether it is also a fact that there are no separate marks and separate periods for teaching this subject; and

(c) whether it is further a fact that failure or success in the test of this subject does not affect students promotion to the next class?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo. (a) Nazirah Quran being an integral part of Islamiat has the status of a compulsory subject in the educational system.

(b) The subject of Islamiat (including Nazirah Quran) has been allocated six periods per week at the primary level, 4 periods at the middle level and 3 periods at the secondary stage.

(c) Failure in Islamiat in the middle standard results in the detention of the students. Moreover no student can appear in the Secondary School Certificate Examination unless he produces a certificate from his headmaster/attesting authority that he has completed Nazirah Quran Khwani.

AIRCRASH OF P.I.A. AIRCRAFT AT TAIF IN SAUDI ARABIA

42. ***Mr. Muhammad Tariq Chaudhary** : Will the Minister for Defence be pleased to state :

(a) the reasons for the loss of a P.I.A. aircraft in an aircrash at Taif in Saudi Arabia nearly three years ago;

(b) the number of persons killed in that aircrash; and

(c) the amount of compensation paid to the heirs of the deceased persons by the Saudi Government and by the P.I.A.?

Sahabzada Yaqub Khan : (a) The loss of PIA aircraft on 26th November, 1979 near Taif in Saudi Arabia, was due to fire in the cabin.

(b) 156 persons.

(c) PIA paid an amount of about rupees seventeen million to the heirs of the deceased persons.

As it was the liability of PIA, the Government of Saudi Arabia did not pay any compensation to the heirs of the deceased.

P.I.A. AIR-FARE FROM PAKISTAN TO JEDDAH

43. ***Mr. Muhammad Tariq Chaudhary** : Will the Minister Incharge of the Aviation Division be pleased to state :

(a) the rate of P.I.A. air-fare from Pakistan to Jeddah in ordinary days and that at the time of Hajj; and

(b) the group airfares charged by the PIA during Hajj and for ordinary days?

Sahabzada Yaqub Khan: (a) The rate of airfare from Pakistan to Jeddah in ordinary days and that at the time of Hajj are given below :—

Ordinary days round the year fares :

Karachi-Jeddah-Karachi :

		Rs.
(i)	Normal Round Trip Fare	10,780.00
(ii)	Special Round Trip Fare applicable for visit of 14 to 120 days	8,625.00

At the time of Hajj Karachi-Jeddah-Karachi :

(i)	For Ballottees	7,900.00
(ii)	Under sponsorship scheme	8,500.00

(b) Group airfares are not applicable during Hajj. However, during ordinary days the group airfare is Rs. 6,470.00, for a group of 10 passengers travelling together in a single group.

LITERACY PERCENTAGE IN PAKISTAN

44. ***Mr. Muhammad Tariq Chaudhary**: Will the Minister for Education be pleased to state the present literacy percentage in Pakistan and that at the time of the establishment of Pakistan?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: The present (1981 Census) rate of literacy is 26.2%. The literacy rate at the time of the establishment of Pakistan (1951 Census) was 16.4%.

FEEDER AIRPORTS AND P.I.A. FLIGHTS

45. ***Mir Rasool Bux Lehri** : Will the Minister Incharge of the Aviation Division be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the Government has constructed a number of small airports and feeder airports in the country by spending a huge amount of money;

(b) if so, whether it is also a fact that PIA has not yet started its flights from several of the said airports; and

(c) whether it is further a fact that the number of small Fokker planes with the PIA is limited; if so, whether there is any proposal under consideration of the Government to purchase small modern planes, so that the people of Northern Areas and Mekran could avail of the facility of air travel through these small airports?

Sahabzada Yaqub Khan : (a) Yes. The Civil Aviation Authority has constructed five small feeder service airports at a total cost of Rs. 7.5 million.

(b) It is not correct.

(c) PIA has nine Fokker F-27 aircraft in its fleet. PIA planes to acquire two more Fokker F-27 as and when additional airports become available. PIA is already operating air service to the airports in Northern areas and Mekran coast.

UP-KEEP AND PROTECTION OF BOEING AIRCRAFTS

46. ***Malik Muhammad Ali Khan** : Will the Minister Incharge of the Aviation Division be pleased to state the measures adopted by the P.I.A. authorities for the up-keep, protection and security of Boeing aircrafts?

Sahabzada Yaqub Khan : The PIA have adopted the following measures for up-keep, protection and security of its aircraft :—

Up-keep and maintenance

(i) PIA has a large maintenance base at Karachi having a floor area of approximately one million sq. ft. It has fully equipped workshops and modern equipment. The maintenance base has complete capability of carrying out in-house maintenance and overhaul of all aircraft of PIAC. This base is manned by over 4,600 skilled engineers and technicians.

(ii) The completion of wide-body aircraft hanger in 1982 has enabled PIA to take-over the maintenance of Boeing 747 which was previously done abroad.

Protection and Security of Aircraft

Following security measures have been taken by PIA in coordination with Airport Security Force (A.S.F.) :—

(i) Positioning of security guards in Engineering and Maintenance area to check entry of unauthorised persons.

(ii) Anti-sabotage search of aircraft, alongwith A.S.F. prior to the departure of the flight.

(iii) Supervision of loading/off-loading of cargo/baggage to prevent any tampering/pilferage during loading/off-loading of the aircraft.

QUOTA AND APPOINTMENT OF JUDGES IN FEDERAL SHARIA COURT

46-A. ***Mir Rasool Bux Lehri** : Will the Minister for Justice and Parliamentary Affairs be pleased to state whether the Government, while appointing the Judges for the Federal Sharia Court,

[Mir Rasool Bux Lehri]

considers the provincial quota or they are selected on their own merits and capabilities irrespective of provincial/regional quota; and if the provincial quota is being observed, whether there is any quota fixed for the province of Baluchistan; if so, the percentage ratio thereof?

Mr. Iqbal Ahmad Khan: No. The Judges are appointed on the basis of merit irrespective of provincial regional quota.

(*Short Notice Question*)

RAWALPINDI ARTS COUNCIL'S BUILDING

1. ***Mr. Javed Jabbar**: Will the Minister Incharge of the Defence Division be pleased to state:

(a) whether the Government has made alternative arrangements to enable continuation of classes and activities of the Rawalpindi Arts Council, for able bodied people as well as handicapped people, after the planned demolition of the present building; and

(b) If not, why not?

Sahabzada Yaqub Khan: (a) The background of the case is that Association commonly known as "Freemason" was declared unlawful under MLR No. 56 dated 16-6-1983. All property stood transferred to the Station Headquarters within the Cantts. and to the Provincial Governments out side the Cantts. The Punjab Council of Arts was occupying this building temporarily after they were shifted from Liaquat Memorial Hall. The structure of the building was nearly 100 year old and was declared dangerous by the engineers. First notice was issued to the Commissioner Rawalpindi Division on 14th May, 1984 for the vacation of the building. Then a series of notices were issued from time to time. Final notice was issued to the Commissioner to arrange vacation by 30th October, 1985 for demolishing the building. Commissioner Rawalpindi requested the

General Headquarters to allow use of the building for another two weeks (upto 10th November, 1985), to enable the local administration to provide alternative accommodation to the Punjab Art Council. GHO agreed to the request and demolished those portions which posed immediate danger. The demolition of the remaining building will be undertaken on 10th November, 1985.

(b) Rawalpindi Art Council is a provincial organization. The responsibility of providing alternative accommodation to the Arts Council is that of the Punjab Government. Commissioner Rawalpindi is trying to arrange alternative accommodation for the Arts Council.

<u>مولانا سمیع الحق</u> : پوائنٹ آف آرڈر - میں اس مسئلے کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا - میری گزارش یہ ہے کہ اگلا سوال نمبر ۴۰ ہے - چالیس نمبر جو ہے وہ بڑا مبارک ہوتا ہے - عموماً جب میرا وقت آتا ہے تو میں صرف ایک شعر کی آپ سے تکمیل چاہتا ہوں۔

چوں دورِ خسرو آمد آتش بجام کردن

<u>جناب چیئرمین</u> : چالیس سال کا مولانا کوثر نیازی نے اس دن کچھ ارشاد فرمایا تھا کہ - چہل سال عمر عزیزم گذشت ......

<u>مولانا سمیع الحق</u> : اللہ تعالیٰ نے جو انبیاء کو وحی دی ہے اس کے لئے چالیس سال مقرر کیا ہے - موسیٰؑ کو چالیس سال میں تکمیل ہوئی -

<u>جناب چیئرمین</u> : اگلا آئٹم

POINT OF ORDER *RE*: TAKING NOTICE OF VISITORS IN THE GALLERIES

Mr. Hasan A. Shaikh : I have, respectfully, a point of order, to raise before the honourable Chairman. Sir, the galleries are never considered as a part of the House. If any visitor to the gallery is not even seen or noticed by the Chairman that is normal.

Mr. Chairman: As far as the Rules are concerned, you are quite right. This morning, I pointed out to my own Secretariat Rule 192 and I referred to you the exact Rule aslo. This is, actually,

> While the Senate is sitting, a member—
>
> shall not applaud when a stranger enters any of the galleries or the special Box,
>
> shall not while speaking make any reference to the strangers in any of the galleries or the special Box.

The question is whether you consider the Chinese as strangers.

Mr. Hasan A. Shaikh: Strangers means those who are not Members that is the definition of strangers in the Parliament language.

Mr. Chairman: They are the honourable guests. This was my interpretation till such time that I was corrected by reference to traditions which this very House had established in the past. But these are honourable guests invited by the Senate itself and they are not strangers.

Mr. Hasan A. Shaikh: They should be asked to call upon the Chairman in the Chamber not, probably, in the gallery. You cannot take notice in the gallery unless indiscipline is noticed, of misconduct. can take notice not otherwise.

Mr. Chairman: No, no it is within my notice, I know it actually, but it was done deliberately keeping the past convention in mind and I will request the Press to please not refer to this issue at all in tomorrow's papers, because it would be a discourtesy to the very honourable and distinguished guests that we have.

<u>مولانا کوثر نیازی</u>: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب! قبل اس کے کہ آپ آگے Proceed کریں میں آپ کی وساطت سے فاضل وزیر خزانہ سے clarification چاہوں گا کہ گزشتہ دن انہوں نے اعلان فرمایا تھا کہ سینیٹ سیکرٹریٹ کے سٹاف کو ایک ماہ کی اضافی تنخواہ دی جائے گی

مگر شاید وہ متعلقہ دوسرے departments کے سٹاف کا ذکر کرنا بھول گئے۔ انجینئرنگ سٹاف سٹیٹ بنک جو یہاں سینیٹ کے ساتھ ملحق ہے وہ بھی رات دن کام کر رہا ہے۔ مجھے امید ہے جناب وزیر خزانہ اسے بھی اس رعایت کا حقدار سمجھیں گے۔

جناب چیئرمین : میں عرض کروں کہ آپ اور وزیر خزانہ صاحب کی خدمت میں بھی کہ جہاں تک سٹاف کا تعلق ہے جہاں تک ان کی suggest کا تعلق ہے، ان کے اعزازیہ کا تعلق صرف سینیٹ کے چیئرمین کے ساتھ ہے اور کسی اور کے ساتھ نہیں ہے۔ چیئرمین سینیٹ بھی نہیں بلکہ وہ جو سینیٹ کی فنانس کمیٹی ہے اس کے پاس ہے چونکہ آپ حضرات نے خدمات کی تعریف کرتے ہوئے اس کو suggest کیا تھا تو میں نے اعتراض نہیں کیا تھا۔ لیکن میری آپ سے درخواست ہو گی اور وزیر خزانہ سے بھی جو انہوں نے رُول کو ریفر نہ کرتے ہوئے کہا کہ ہاں یہ کیا جائے یا نہ کیا جائے۔ تو میری آپ سے یہ درخواست یہ ہے کہ یہ چیز آپ اگر suggest بھی کرتے ہیں تو آپ چیئرمین کو suggest کریں۔ وہی سیکرٹریٹ اور اپنے عملے کا ذمہ دار ہے۔ مہربانی۔

مولانا کوثر نیازی : اگر اس انجینئرنگ سٹاف کو بھی شامل کر لیں۔ وہ بھی رات دن اس میں کام کرتے رہے ہیں۔ آپ کی خدمت میں عرض ہے۔

جناب چیئرمین : وہ فنانس کمیٹی کی صوابدید پر آپ چھوڑیں کہ وہ کیا فیصلہ کرتی ہے مجھے خود فنانس کمیٹی میں جانا ہوگا اس کے متعلق کہ کیا آنریریم دینا چاہیے، کن خدمات کے عوض۔ بہت بہت شکریہ۔

LEAVE OF ABSENCE

چند ایک چھٹی کی درخواستیں ہیں ان کو میرے خیال میں پہلے گزار لیں۔

جناب چیئرمین : جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب نجی دورے پر امریکہ تشریف لے گئے ہیں اور ۹۔ نومبر تا واپسی کی تاریخ تک رخصت کی

درخواست دی ہے۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

<u>جناب چیئرمین</u> : بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) عبدالقیوم خان نے ناسازیٔ طبع کی بناء پر ۱۰ نومبر سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

<u>جناب چیئرمین</u> : جناب احمد میاں سومرو نے ضروری امور کی انجام دہی کے لئے ۱۰ تا ۱۲ نومبر ۱۹۸۵ء رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

<u>جناب چیئرمین</u> : جناب جاوید صاحب نے ٹیلیفون پر اطلاع دی ہے کہ ناگزیر حالات کی وجہ سے وہ ۱۰ نومبر ۱۹۸۵ء کو ایوان میں حاضر نہیں ہو سکیں گے۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

<u>جناب چیئرمین</u> : اب حسن اے شیخ صاحب یہ اعتراض کرتے ہیں کہ رول یہ Permit نہیں کرتا۔ جب تک تحریری درخواست نہ ہو تو وہ بھی صحیح ہے۔ لیکن۔ مجھے یہ بھی یقین ہے کہ حسن اے شیخ صاحب اس کے behalf پر یہ بھی Move کر سکتے ہیں۔

And I hope he moves and the House is pleased to grant him leave.

Mr. Hasan A. Shaikh : I also move that two days leave may be given to Mr. Sheikh Ejaz. He came to me last night and asked me to make a motion on his behalf.

Mr. Chairman : If the House agrees, I have no objection.

(The leave was granted)

Mr. Chairman : All right. Privilege Motion No. 14, is standing in the name of Maulana Kausar Niazi.

دوسری بھی جاوید جبار صاحب کی ہے لیکن مضمون دونوں کا ایک ہی ہے۔ تو جاوید جبار صاحب تو Move نہیں کریں گے لیکن اگر ہاؤس Agree کرتا ہے تو چودہ اور پندرہ دونوں اکٹھے ہی لے لی جائیں۔ جناب مولانا کوثر نیازی صاحب آپ اپنی privilege موشن پڑھ دیجئے۔

PRIVILEGE MOTION RE: TELECAST OF DISTORTED PROCEEDINGS OF THE HOUSE

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! میری تحریک استحقاق کا نفس مضمون یہ ہے "کہ پاکستان ٹیلیویژن نے کل رات سینیٹ کے دوسرے اجلاس کی رپورٹ پر مبنی جو تفصیل سنائی ہے اس کے بعض حصے غلط تھے۔ یہاں تک کہ کل ایوان میں شریعت بل کے مسئلے پر ہونے والی ووٹنگ کا بھی اس میں ذکر نہ تھا۔ اس رپورٹ سے میرا استحقاق بھی مجروح ہوتا ہے میری تحریک استحقاق سے منسوب اس میں غلط باتیں کہی گئی ہیں اور ایوان کی اصل کارکردگی پر بھی پردہ ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ ایوان میں اس پر غور کیا جائے۔" جناب والا! یہ صحیح ہے کہ یہ ٹی وی کی اپنی sweet will ہے کہ وہ جس چیز کو چاہے اپنی کارروائی میں سنائے جس چیز کو چاہے وہ نیوز value کا حامل نہ سمجھ کر نہ سنائے۔ لیکن آپ مجھ سے اس بارے میں اتفاق کریں گے کہ اس کو یہ حق نہیں دیا جا سکتا کہ وہ اس کارروائی کو distort کرے۔ ۲۷ اکتوبر کو جو کارروائی سنائی گئی ہے distortion میں آتی ہے۔ اب اگر یہ میرا پریویلج موشن اسی دن

[Maulana Kausar Niazi]

آجاتا جس دن میں نے دیا تھا تو حافظہ اتنا تازہ تھا کہ ہر بات اس وقت آپ کے سامنے آجاتی لیکن میں آپ کی memory fresh کرنے کیلئے اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے اس پر اعتراض نہیں ہے کہ شریعت بل پر بولنے والوں میں میرا نام نہیں لیا گیا۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اگر انہیں میرا نام پسند نہیں تھا یا اس سے کوئی مخصوص حلقۂ اثر خوش ہوتا ہے نام نہیں لیا گیا اس سے کوئی فرق نہیں پڑا۔ نام نہ لینے کا ان کے ہاں یہ طریقہ کوئی نیا بھی نہیں ہے۔

اس کے بعد یہاں جب راجیو گاندھی کے بیان پر تحریک التواء پیش ہوئی اور میری تحریک التواء بھی اس میں تھی تو اس میں محرکین کے نام لئے گئے لیکن میرا نام اس میں پھر بھی نہیں لیا گیا لیکن مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ وہ ظاہر ہے جس کی تھوڑی بہت خدمت کی جائے اس کو حق پہنچتا ہے کہ وہ اس طرح کا سلوک کرے لیکن سوال یہ ہے کہ distortion کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اس میں distortion یہ تھا جناب والا! کہ میری تحریک استحقاق کے بارے میں یہ کہا گیا کہ میں نے یہ کہا کہ شالیمار ریکارڈنگ کمپنی بھارتی گانے ریکارڈ کرتی ہے۔ وزیر خزانہ نے اس کی تردید کی میں نے تحریک واپس لے لی۔ جناب والا! آپ کو یاد ہوگا کہ یہ میری تحریک استحقاق کا عنوان نہ تھا۔ کوئی عام آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ ان الفاظ سے ممبر کا کونسا استحقاق مجروح ہوا ہے کہ اس نے یہ تحریک پیش کی میں نے جو کچھ کہا تھا وہ یہ تھا کہ فاضل وزیر اطلاعات نے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ انکوائری کرائیں گے اس ضمن میں کہ جو کیسٹس درآمد کئے جاتے ہیں ان کو غلط کاموں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اس طرح حکومت کے ڈیوٹی کے لاکھوں روپے ضائع جاتے ہیں اور اس پر وزیر خزانہ نے کہا کہ Preliminary انکوائری ہو چکی ہے اور اب تفصیلی انکوائری ہوگی اور اس کے بعد اس کی

رپورٹ پیش کی جائے گی اس میں یہ ذکر ہی نہ تھا کہ بھارتی گانے ریکارڈ کرتی ہے میں نے یہ کہا جواب آگے دے دیا ہے وزیر خزانہ نے کہ نہیں کرتی، میں نے تحریک واپس لی، یہ بالکل خلاف حقیقت ہے۔ ویسے جناب والا! اس سے یہ بھی تاثر ملتا ہے کہ خدانخواستہ شالیمار ریکارڈنگ کمپنی سے مجھے کوئی عداوت ہے یہ ریکارڈنگ کمپنی اس وقت قائم ہوئی جب میں وزیر اطلاعات اور حقیقت میں اس کا بانی تھا۔ اس لئے اس سے مجھے کیا تکلیف ہو سکتی ہے۔ اور اگر یہ بھی موضوع زیر بحث ہو کہ وہ گانے ریکارڈ کرتی ہے یا نہیں کرتی ہے تو جناب والا! میں اسکا مواد بھی پیش کر سکتا ہوں۔ میرے پاس شالیمار کمپنی کا جنگ میں شائع ہونے والا مورخہ ۲۶ اکتوبر کا انگریزی کا اشتہار ہے۔

First Ever International Singing Group....interruption... for the first time in Pakistan.

جناب چیئرمین: مولانا صاحب قطع کلامی معاف۔ آپ کی تحریک استحقاق کا موضوع دوسرا ہے۔ اگر آپ اس موضوع پر لانا چاہتے ہیں تو یہ علیحدہ تحریک ہو سکتی ہے۔ لیکن اس تحریک کا بھی پہلے فیصلہ ہو چکا ہوا ہے۔

مولانا کوثر نیازی: اس کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔ یہ ابھی التوا میں ہے۔ اس کی فائنل انکوائری ہو رہی ہے۔ اس کا جواب آئے گا۔ میں یہ بتا رہا ہوں کہ یہ جو ٹی وی نے کہا یہ غلط ہے۔ اگر یہ ثابت بھی کرنا ہو تو میں کر سکتا ہوں۔ یہ میں اس ضمن میں عرض کر رہا ہوں۔ یہ کوئی گروپ ہے بیک نام کا جس میں ہالینڈ کی تین بہنوں نے یہاں پرفارمینس دی اور ان کا شالیمار ریکارڈنگ نے سیٹ ریکارڈ کیا ہے۔ مجھے اس سے بحث نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر میں تردید کرنا چاہوں تو کر سکتا ہوں کہ وزیر خزانہ کا یہ کہنا صحیح نہیں تھا لیکن میں اس بحث میں نہیں پڑتا۔

جناب چیئرمین: فی الحال جو آپ کی تحریک ہے وہ شریعت بل کے متعلق ہے۔

مولانا کوثر نیازی : میں نے عرض کیا ہے۔ اس میں آپ ذرا ملاحظہ فرمائیں۔ میں نے کہا ہے کہ اس رپورٹ سے میرا استحقاق بھی مجروح ہوتا ہے کہ میری تحریک استحقاق سے منسوب اس میں غلط باتیں کہی گئی ہیں۔ میں یہ explain کر رہا ہوں کہ میری تحریک استحقاق سے وہ کیا باتیں تھیں جو غلط منسوب کی گئیں۔ میں اس سلسلے میں ایکسپلین کر رہا ہوں۔ یہ پوری کی پوری رپورٹ جو اس سلسلے میں ٹی وی نے دی وہ out of context تھی اور بالکل غلط تھی۔

دوسری گذارش جناب والا! یہ ہے کہ اس میں اس دن جو کارروائی ہوئی ایوان میں اس کی سب سے اہم بات یہ تھی کہ شریعت بل پر یہاں ووٹنگ ہوئی۔ حکومت کی طرف سے وزیر خزانہ جیسے پاورفل منسٹر نے موشن پیش کیا اور ایوان نے بھاری اکثریت سے اس کو رد کر دیا۔ اس کے حق میں کم ووٹ پڑے اور شریعت بل محوّد کرنے کے حق میں زیادہ ووٹ پڑے۔ یہ نمونہ تھی اس دن کی اور اس سے ایوان کی خود مختاری ثابت ہو رہی تھی کہ ایوان کتنا آزاد ہے۔ لیکن یہ بات سرے سے ٹی وی نے گول کر دی۔ یہ ذکر ہی نہیں کیا کہ اس دن کوئی ووٹنگ ہوئی بھی تھی یا نہیں ہوئی۔ تو جناب والا! میں آپ سے یہ گذارش کروں گا کہ ہم نے ٹی وی کو کب کہا ہے کہ وہ ضرور اس ایوان کی رپورٹ دے۔ لیکن اگر دے تو کم سے کم صحیح دے۔ ہم سے غلط باتیں منسوب نہ کرے۔ اور جو نیوز ریلیو کی بات ہے اس پر پردہ نہ ڈالے۔

جناب چیئرمین : شکریہ، جناب مولانا سمیع الحق صاحب!

مولانا سمیع الحق : جناب چیئرمین صاحب میں نے خود اس دن یہ کارروائی پورے غور سے سنی اور پورا ملک اس معاملہ کا منتظر تھا۔ مجھے خوشی ہے کہ جناب مولانا نے تحریک استحقاق کی شکل میں اس طرف توجہ دلائی ہے اور جناب جاوید جبار صاحب نے بھی۔ یہ انتہائی افسوس ناک صورت تھی۔ اتنا اہم واقعہ جو اسلام سے ایوان کی وابستگی، ایوان کی آزادی اور ان چیزوں کی ترجمانی کر رہا تھا اس کو انہوں نے دو چار جملوں میں بالکل گول کر دیا۔ اگر آپ اس

دن کی رپورٹ منگوا کر دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اس کے ساتھ کتنی زیادتی ہوئی ہے۔ پتہ نہیں اس کے کیا محرکات ہیں۔

جناب چیئرمین: انفرمیشن منسٹر صاحب تشریف رکھتے ہیں۔ ان کو سن لیں وہ کیا فرماتے ہیں۔

Mr. Hamid Nasir Chattha: Thank you, Mr. Chairman. In the first instance, Mr. Chairman, there are two separate privilege motions before us and they are entirely on different subjects. Senator Niazi has alleged that Pakistan Television has deliberately tried to distort the proceedings of this August House, whereas Senator Javed Jabbar has said that he is not happy with the amount of coverage given to the speech of Mr. Ahmad Mian Soomro. So, I would request, Sir, that these two motions be taken up separately. Sir, as you are aware, I have been away from the country and the motions were given to me only this morning by my Ministry. The motion moved by Senator Niazi I have gone through the material provided by the Ministry but I find that the official proceedings of the Senate on that particular day are not incorporated in the file. I would, therefore, request you for a little more time so that I may be able to go through the official proceedings of the Senate and compare it with the transcript of the programme and then I come back to this august House, may be day after tomorrow, Sir, with your permission .... (Interruption).

Mr. Chairman: If the honourable Member agrees, I have no objection, but this motion has been there for quite some time.
not possible for Government to make up its mind what he wants to say.

Mr. Hamid Nasir Chattha: Yes, Sir. Mr. Chairman, but I was not there, Sir.

مولانا کوثر نیازی: مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے جناب والا! لیکن آپ کی توجہ اس جانب ضرور مبذول کراؤں گا جب کہ آپ نے خود فرمایا ہے۔

تحریک استحقاق کو اتنے دن آپ نے موخر کیا۔ شاید یہ رولز کے مطابق نہ تھا۔

جناب چیئرمین : یہ بالکل رولز کے مطابق تھا۔ اصل میں اس دن اجلاس کی کوئی کارروائی ہی نہیں ہوئی۔ جو کارروائی ہوئی تھی اس میں آپ نے ایک تحریک پیش کی اور اگر اس دن وہ ختم ہو جاتی ہے تو دوسری آپ اسی دن پیش ہی نہیں کر سکتے۔

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! تحریک استحقاق پر کوئی قدغن اس قسم کی رولز میں نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : ہے، ایک وقت میں ایک ہی ہو سکتی ہے اور دوسری موشن اس دن موو نہیں ہو سکتی۔ آپ کے رولز یہ پروائیڈ کرتے ہیں۔

So, the first one is postponed for day after tomorrow, whenever the next sitting is held.

Mr. Hamid Nasir Chattha: Exactly, Sir.

Mr. Chairman : Right.

Mr. Hamid Nasir Chattha: Mr. Chairman, about the other motion which is No. 15 moved by Senator Javed Jabbar, Mr. Chairman, Sir, we consider it moved.

Mr. Chairman : Not moved, this is correct if you want to consider it and if it can be done under the rules.. (interruption).. Mr. Javed Jabbar would also be present there.

Mr. Hamid Nasir Chattha: That would be entirely upto you.

Mr. Chairman : Right. Then we postpone them for day after tomorrow.

Mr. Hamid Nasir Chattha: Thank you, Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Next No. 16 Janab Tariq Choudhry Sahib. He is also not here.

An honourable Member: Sir, let me move on his behalf... (interruption).

Mr. Chairman: Anyway, it automatically finishes, if he has not made a request that it should be postponed. Then treat it as dropped.

<u>مولانا سمیع الحق</u> : جناب چیئرمین! اس کے بعد میری استحقاق نمبر ۱۷ آ رہا ہے۔

<u>جناب چیئرمین</u> : یہ میرے پاس تو نہیں ہے۔

<u>جناب اقبال احمد خان</u> : یہ اپنے پاس ہی رکھ چھوڑتے ہیں۔ دیتے نہیں ہیں کسی کو۔

<u>مولانا سمیع الحق</u> : آپ کا دیا ہوا فوٹو سٹیٹ ہے میرے پاس۔ انہوں نے کہیں غبن کر دیا ہو گا۔ راستے میں وہ بیٹھے ہوئے ہیں۔

<u>جناب چیئرمین</u> : بہرحال پڑھ دیجئے جو کچھ ہے۔

PRIVILEGE MOTION *RE*: STRIKE BY TELEPHONE OPERATORS

<u>مولانا سمیع الحق</u> : جناب چیئرمین میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ سینٹ کا حالیہ اجلاس ملتوی کر کے میرے استحقاق سے متعلق حسب ذیل معاملہ زیر غور لایا جائے۔ پچھلے ایک ہفتہ سے صوبہ سرحد اور قبائلی علاقہ کے ٹیلیفون آپریٹروں کی روزانہ صبح نو بجے تا گیارہ بجے تک ہڑتال کی وجہ سے نہ صرف لاکھوں شہریوں کا بلکہ میرا بھی اندرون و بیرون ملک رابطہ کٹا رہتا ہے۔ بالخصوص جب کہ دفتر کے بھی اوقات کار ہیں، کسی عوامی معاملہ میں کسی دفتر سے رابطہ قائم نہیں ہو سکتا۔ جب کہ ہڑتال موضع رزمک وزیرستان ایجنسی کے ایکسچینج سے خاصہ داروں کی موجودگی میں مطیع اللہ نامی اپریٹر کے اغوا اور اب تک بازیابی نہ ہونے کی وجہ سے ہو رہی ہے۔ غیر معینہ مدت تک اس ہڑتال کے جاری رکھنے اور اس کے بعد

[Maulana Sami-ul-Haq]

اور براست اقدام کرنے کے اعلانات بھی محکمہ ٹیلیفون کی یونینوں کی طرف سے آچکے ہیں۔ پنجاب سے بھی یونینوں نے کہا ہے کہ ہم بھی چند دن میں اس میں شریک ہونے والے ہیں۔ اس لئے ایوان میرے استحقاق کے مجروح ہونے کو زیر غور لاکر اس معاملہ پر فوری توجہ دے۔

جناب چیئرمین : میں عرض کروں کہ یہ تحریک التواء تو ضرور بن سکتی ہے لیکن استحقاق نہیں بن سکتی۔

مولانا سمیع الحق : جب ہم دو دو تین تین گھنٹے کسی سے بات نہیں کر سکتے، آپریٹر لائن پر نہیں آتے۔ ہمارے ہاں ڈائریکٹ سسٹم تو ہے نہیں، ٹیلیفون ایکسچینج کے ذریعہ ہی بات کرنی ہوتی ہے تو اس سے بڑھ کر اور کیا استحقاق مجروح ہوگا۔ آج بھی میں پوچھنا چاہ رہا تھا کہ اسمبلی کا اجلاس کب ہے اس کے لئے میں فون نہیں کر سکتا تھا۔ پچھلی ۱۳ تاریخ سے یہ سلسلہ صوبہ سرحد اور قبائلی علاقوں میں شروع ہے۔ میرے خیال میں اس سے بڑھ کر اور کیا استحقاق ہو سکتا ہے۔

جناب چیئرمین : جناب اقبال احمد صاحب!

سید عباس شاہ : جناب والا! اس پر میری ایک تحریک التواء بھی ہے اگر اسکو بھی لیا جائے تو وہ بھی اسی سلسلے میں ہے۔

مولانا سمیع الحق : ان کی تحریک التواء ہے اور میری تحریک استحقاق ہے۔ میں تحریک استحقاق اس لئے پیش کرنا چاہتا تھا کہ اس طریقے سے تو یہاں بات ایک مہینہ تک نہیں پہنچ سکتی تھی۔

جناب چیئرمین : چند دن ہوئے میں نے آپ کی خدمت میں بہت وضاحت سے عرض کیا تھا۔۔۔

مولانا سمیع الحق : وزیر داخلہ صاحب بھی اس کے ساتھ involved ہیں۔

جناب چیئرمین : آپ تشریف رکھیں۔ میں نے آپ کو بہت تفصیل سے بتایا تھا کہ کیا چیزیں استحقاق کا موضوع بن سکتی ہیں۔ حقوق جو عام شہری

کے ہیں، وہ اگر سب کے effected ہیں تو پھر یہ میرے بھی affected ہیں آپ کے بھی affected ہیں۔ اس سے کوئی استحقاق مجروح نہیں ہوتا۔ اگر آپ کے خلاف کسی نے discrimination کی ہے differentiation کی ہے۔ کہ بطور ممبر سینٹ کے آپ کا ٹیلیفون نہیں اٹھایا۔ آپ کو ٹیلیفون کی کال نہیں کرنے دی تو اس طرح استحقاق مجروح ہو گا۔ یہی ادارے قوانین بناتے ہیں لوگوں کو حق دیتے ہیں کہ آپ collective bargaining کر سکتے ہیں، strike کر سکتے ہیں یا اور کچھ۔ اور پھر جب وہ ایکشن لے لیتے ہیں تو پھر کہا جاتا ہے کہ ہمارا حق مجروح ہوتا ہے اسلئے یہ حق مجروح نہیں ہوتا یہ معاملہ تحریک التواء کے تحت زیر بحث آ سکتا ہے۔ اس کے تحت اس کو لیا جا سکتا ہے۔

مولانا سمیع الحق : اگر سینیٹر کو حاصل شدہ سہولتوں کو کوئی معطل کرا دیتا ہے خواہ یہ کسی وجہ سے بھی ہو، اس کو روک دیتا ہے تو اس طرح سے کیا استحقاق مجروح نہیں ہو گا؟

جناب چیئرمین : اس طرح نہیں ہوتا۔

مولانا سمیع الحق : کیوں نہیں ہوتا جناب، یہ معاملہ ایسا ہے۔۔ مداخلت

Mr. Chairman : No. this is out of order. It cannot be a privilege motion. You can speak on the adjournment motion when it is moved.

مولانا صاحب آپ اپنی تحریک پیش کریں۔

ADJ. MOTION RE : RETRENCHMENT OF RAILWAY EMPLOYEES

مولانا کوثر نیازی : میری تحریک کا نفس مضمون یہ ہے۔ روزنامہ "جنگ" میں خبر ہے کہ مرکزی حکومت نے عالمی بنک کی سفارش پر ریلوے ملازمین کی تعداد میں بیس فیصد کمی کرنے کا فیصلہ کیا ہے، مرحلہ وار پروگرام کے تحت ۲۶۔ ہزار ملازمین کو فارغ کر دیا جائے گا، اس خبر سے یہ بھی انکشاف ہوا

[Maulana Kausar Niazi]

ہے کہ ملازمین کی چھانٹی کی زد بھی سب سے زیادہ چھوٹے ملازمین پر پڑی ہے۔ چنانچہ اب تک درجہ چہارم کے ۱۰۵۶۰ اور درجہ سوم کے ۲۸۰۳ ملازم نکالے جا چکے ہیں جبکہ نکالے جانے والے افسروں کی تعداد صرف بیس تھی۔ محکمہ ریلوے کے ملازمین میں اتنے بڑے پیمانے پر چھانٹی کی اس اطلاع سے تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اور ہزارہا خاندانوں کے بے روزگار ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے میں تحریک کرتا ہوں کہ ایوان کی کارروائی ملتوی کر کے اس صورتِ حال پر بحث کی جائے۔

جناب والا! اس میں دو باتیں involve ہیں۔ ایک یہ ہے کہ حکومت عالمی بینک سے جو قرضے لیتی ہے ان کا ہمارے ملک پر کیا اثر پڑتا ہے۔ عالمی بنک کی سفارش پر پہلے ریلوے کرائے بڑھا چکی ہے۔ عالمی بنک کی سفارش پر واپڈا نے بجلی کے نرخ بڑھائے ہیں۔ اس لئے عالمی بنک سے جو قرضے لیتے ہیں وہ یہاں زیر بحث آنے چاہئیں کہ آیا اس انداز سے قرضہ لینا ہمارے ملک کے کس حد تک صحیح ہے۔ اس لحاظ سے یہ بڑی relevant بات ہے کہ ہم اس پر گفتگو کریں۔

جناب چیئرمین: آپ کی تحریکِ التواء کی بنیاد اس بات پر ہے کہ کس حد تک ہم قرضہ جات لیں یا یہ کہ ریلوے کے ملازمین میں چھانٹی ہو رہی ہے۔

مولانا کوثر نیازی: اس پر بھی ہے اور اس پر بھی ہے۔ ویسے یہ بات نہیں ہے کہ میں بیک وقت دو موضوعات کو چھیڑ رہا ہوں۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس کی admissibility دونوں طرح ثابت ہوتی ہے۔

اس میں دوسرا پہلو یہ ہے کہ یہ خبر ہمارے پاس چند روز ہوئے اخبار کے ذریعے پہنچی ہے کہ اتنے ملازمین جو ہیں یہ نکالے جا چکے ہیں اور اتنے ملازمین کو نکالا جانے والا ہے۔ یہ بھی مرکزی حکومت سے متعلق ہے اور public interest کی بات ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اسے ایڈمٹ کیا جائے اور اس پر سیر حاصل بحث کی جائے۔

جناب چیئرمین : جناب نوابزادہ عبدالغفور صاحب ہوتی۔

Nawabzada Abdul Ghafoor Khan Hoti: Sir, having the utmost regard for Maulana Niazi, I still have to maintain that according to Rule 71(d) of Rules and Procedure this very adjournment motion was brought about in the National Assembly under No. 68 of 1985 dated 7th September, 1985 by Shaikh Rashid Ahmad, MNA, and was discussed. Therefore, within these rules, this would not be not admissible. Secondly, if the Chairman would so desire that I should answer, I will be quite prepared to answer.

جناب چیئرمین : میرے خیال میں آپ یہ توضیح کر دیں کہ کیا پالیسی ہے اور یہ کہاں تک صحیح ہے اور کہاں تک صحیح نہیں ہے تو اس سے معزز رکن مطمئن ہو سکیں گے۔

Nawabzada Abdul Ghafoor Khan Hoti: Sir, the actual fact is this that no retrenchment is taking place at all. The report is not correct, and I would further say that in view of the fact that there is tremendous unemployment in the country even if the World Bank had desired we would have declined that desire of theirs and we will remove nobody at all. So, there is going to be no retrenchment at all in the Railways.

جناب چیئرمین : ان ارشادات کی روشنی میں آپ کیا چاہیں گے کہ۔ (مداخلت)

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! اگر یہ معزز وزیر ارشاد فرما رہے ہیں تو یہ خوش آمدید کہنے کے قابل ہیں لیکن جناب مجھے یہ سمجھ نہیں آتا کہ یہ خبر ایک مؤقر اخبار کے صفحہ اول پر چھپی ہے اور آج تک اس کی تردید منسٹری آف ریلوے نے کرنے کی زحمت گوارا نہ کی۔ اگر اس کی وہ وضاحت اگلے ہی دن کر لیتے تو شاید تحریکوں کی ضرورت محسوس نہ ہوتی۔

جناب چیئرمین : آج اس کی تردید ہو گئی ہے تو کیا آپ اسے پریس کرتے ہیں یا نہیں کرتے ؟

مولانا کوثر نیازی : جناب میں پریس نہیں کرتا لیکن میں یہ ساتھ گذارش بھی کرتا ہوں ۔۔۔ (مداخلت)

نواب زادہ عبدالغفور خان ہوتی : جناب والا! میں ساتھ ہی یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ معزز رکن یہ کہہ رہے ہیں کہ لوگوں کو نکالا جا رہا ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ دسمبر ۱۹۸۴ء میں اور اس سال کے آغاز میں ۲۰۵۱ ملازمین کیٹیگری چار میں بھرتی کئے گئے ہیں اور کیٹیگری تین میں ۴۷۰ بھرتی کئے گئے ہیں۔ اس طرح ٹوٹل ۲۵۰۰ لوگ ہم نے بھرتی کئے ہیں نکالے نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین : معزز رکن اس پر اصرار نہیں کر رہے ہیں لیکن میں ویسے آپ کو بتا دوں کہ یہ جو پریس رپورٹ اخبار میں چھپتی ہیں اگر ہم ان کو خود بھی verify کریں تو بہتر ہوگا۔ ایوان کا اس سے وقت بچے گا۔ پہلے تو ذمہ داری محکمے کی ہے کہ وہ ایسی خبروں کی تردید کرے لیکن اگر وہ نہیں کرتے اور ہم اس ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں تو پیش کرنے سے پہلے کسی معاملہ کو متعلقہ وزارت سے verify کریں تو بہتر ہوگا۔

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! پریس رپورٹ verify کرنے کا کیا طریقہ تجویز فرماتے ہیں ؟

جناب چیئرمین : یہی طریقہ ہے کہ آپ متعلقہ محکمہ سے رجوع کریں کہ کیا یہ خبر صحیح ہے یا غلط ہے۔

مولانا کوثر نیازی : اور اگر وزیر صاحب فون پر مہیا نہ ہوں تو کتنے دن انتظار کریں۔

جناب چیئرمین : ایسا تو نہیں ہوگا کہ وہ کسی دن بھی مہیا نہ ہوں۔ کسی نہ کسی دن تو مہیا ہوں گے۔ بہر حال موشن پریس نہیں کی جاتی ہے The motion is not pressed. اگلی تحریک ۔ نمبر ۱۵ یہ جناب عبدالرحیم میرداد خیل کی ہے۔ لیکن میں اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ وہ بر صحت کو کسی ہسپتال کے کی تقریب میں جناب صدر صاحب اور جناب آغا خان صاحب کے ساتھ جاتا

پڑا ہے اس لئے انہوں نے درخواست کی ہے کہ اگر اس کو کسی اور دن پر رکھ لیا جائے تو مہربانی ہوگی - پھر اس کو کسی اور دن پر رکھ لیں -

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا کوئی دوسرا وزیر اس کا جواب نہیں دے سکتا ؟

جناب چیئرمین : انہوں نے کہا ہے کہ یہ technical subject ہے ، اس لئے انہیں پتہ نہیں ہے کہ اس میں کیا ہے -

مولانا سمیع الحق : بڑا نازک مسئلہ ہے -

جناب چیئرمین : ہاں نازک مسئلہ ہے -

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : یہ کہیں گم تو نہیں ہو جائے گی -

جناب چیئرمین : نہیں ، یہ گم نہیں ہوتیں -

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : یہ تو بہت مراحل طے کر کے آپ تک پہنچی ہے ، اس کے باوجود آپ نے اسے ڈیلے کر دیا ہے -

مولانا سمیع الحق : یہ جناب بڑا متعدی مسئلہ ہے کہیں اس وقت پھیل نہ جائے ، بہت خطرناک ہے -

جناب چیئرمین : جناب اقبال احمد خان صاحب -

جناب اقبال احمد خان : یہ نیشنل اسمبلی میں مسئلہ ڈسکس ہو چکا ہے -

جناب چیئرمین : یہی مسئلہ -

جناب اقبال احمد خان : جی ہاں -

جناب چیئرمین : یہ آپ انہیں بتا دیں -

he may not press actually. he may withdraw it otherwise.

ہمارے تو یہ ریکارڈ پر ہے جب تک اس کا جواب نہیں دیا جاتا -

قاضی حسین احمد : جناب والا ! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ڈسکس ہونے کا مطلب کیا ہے - کیا یہ وہاں ایڈمٹ ہونے کے بعد ڈسکس ہوا ہے یا کیا صورت تھی اس کی -

جناب اقبال احمد خان : جناب آپ اس پر رولنگ دے چکے ہیں -

جناب چیئرمین : میں نے یہ کہا تھا کہ admissibility کم از کم ڈسکس ہو چکی ہے اور اس اسٹیج پر ہم صرف ایڈمسیبلٹی ہی طے کر سکتے ہیں۔ اس لئے اگر یہ معاملہ ایک جگہ ڈسکس ہو گیا ہے تو اس پر دوسری جگہ بھی یہی رول apply کرے گا۔ اگلی تحریک۔

مولانا سمیع الحق : جناب والا! اس کے بعد کئی تحاریک تھیں، پچھلے اجلاس میں یہ میرے سامنے رکھی گئی تھیں ---- (مداخلت)

جناب چیئرمین : اگلی تحریک التواء پروفیسر خورشید صاحب کی ہے۔ اب وہ چونکہ باہر گئے ہیں اس کے لئے انہوں نے باقاعدہ درخواست کی ہے کہ اس کو بعد میں لے لیا جائے۔ تو وزیر خزانہ کو اعتراض نہ ہو تو پھر اس کو ان کے آنے کے بعد لے لیں گے۔

When he comes back, we will take it up at that time.

Dr. Mahbubul Haq : That is fine, Sir.

Mr. Chairman : Right, Sir.

مولانا سمیع الحق : جناب والا! اس کے بعد میری تھی، پچھلے اجلاس میں یہ ایوان میں پیش کی گئی تھی لیکن اس کا موقع نہیں آیا تھا... (مداخلت)

ADJ. MOTION *RE*: CONVERSION OF KAMALIA NEWS PRINT MANUFACTURING PROJECT INTO WRITING AND PRINTING PAPER UNIT

جناب چیئرمین : اچھا جی، اگلی موشن احمد میاں سومرو صاحب کی ہے۔

He has given notice of the following adjournment motion. Has he applied actually for its postponment? Then this should also have to be treated on the same lines as of Prof. Khurshid. Then, we come to the Adjournment Motion of Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui Sahib— 'Kamalia Newspaper'.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Sir, with your permission I beg leave to move a motion to adjourn the House to discuss a matter of serious and urgent public importance and of recent occurrence arising out of the decision of ECENEC having accorded approval for the conversion of Kamalia Newsprint Manufacturing Project into a Writing and Printing Paper Manufacturing Unit, in its meeting on 5th September, 1985 and as reported in the national press on 6th September, 1985.

The brief facts which I would like to place through your good offices before this House is that Kamalia Newsprint Manufacturing Project sponsored by PIDB based on indigenous raw material mainly because it was taken up in 1970 and 15 valuable years and enormous funds both in local currency and foreign exchange have been spent to prepare the feasibility report of manufacturing newsprint from sugarcane bagasse. The total requirement of the newsprint after the fall of East Pakistan are being met through imports which is continous substantial drain on our ex-chequer. To abandon the original project for manufacturing newsprint and instead converting Kamalia Project into a writing and printing paper manufacturing unit has not only given a serious blow to the firm hope that the nation was expecting that the newsprint would be produced in the country to make it self-sufficient in this behalf and our much needed foreign exchange would be saved. But the revised scope of Kamalia producing sixty six thousand tons annually of writing and printing paper poses rather a serious threat and will result in complete destruction of the paper industry in the private sector which has already come up to meet the country's requirement till 1995.

جناب چیئرمین : جناب صدیقی صاحب ! بات اس کی ایڈمیسبلٹی پر ہو رہی ہے۔ اور ایڈمیسبلٹی کیلئے جو چیز آپ اس میں صحیح سمجھتے ہیں اس کی آپ نشاندھی کریں۔ آیا پرائیویٹ سیکٹر کو آپ بچانا چاہتے ہیں اس کیلئے تحریک ہے یا اس پر تحریک ہے کہ وہ ایک ناقابل عمل پروجیکٹ کو چھوڑ رہے ہیں یا اس کو ناقابل عمل بنایا گیا ہے اس پر تحریک ہے۔ اگر صحیح نوعیت

[Mr. Chairman]

جو آپ کی تحریک کی ہے وہ سامنے آجائے تو پھر ایڈمیسیبلٹی کا فیصلہ آسان ہو جائے گا۔

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Bear with me for a few minutes.

Mr. Chairman : Right.

جناب محمد محسن صدیقی : اگر آپ کہیں گے تو میں اس بات کو تشریحاً نکتہ بہ نکتہ بھی عرض کر دوں گا۔

Millions of rupees have been invested by private sector in the writing and printing paper industry which has got an installed capacity of 42,000 tons per annum while five projects under implementation have a further capacity of 40 thousand tons per annum, which is expected to be completed by the end of 1985 or in the beginning of 1986. Moreover, there are three sanctioned units under implementation with a capacity of 69 thousand tons per annum which are likely to come in production in 1987-88. Thus there will be a total capacity of one lac 51 thousand tons per annum available in the country in the private sector. The Sixth Five Year Plan have projected that the total requirement of the writing and printing paper will be about 89,768 tons per annum upto 1988. It is thus evident that this is an over-capacity and at the admitted rate *i.e.* the growth rate of 6 per cent, this capacity be itself would be good enough upto the end of Seventh Five Year Plan and as such, if the Kamalia Project with 66,000 tons per annum capacity is to be implemented, the entire paper industry would become an absolute sick sector of the industry.

In view of the above facts and figures, there would be a huge surplus of writing and printing paper resulting in the closure of industries in private sector, a colossal waste of public money and resources. The decision of the ECENEC is not only tantamount to negation and violation of the undertaking given by the Government

that public sector in future would be inducted only when the private sector is shy of participation because of the high technology or very heavy capital outlay beyond the reach of the private sector. It also contravenes the most recent declared policy during the last budget that private enterprizers and private sector would be given all encouragements, protection and support. It is unfortunate that our successive Governments have not learnt a lesson from the past mistakes as there are many such industrial units including textiles and it is hightime that we do not add to this list the Pulp and Paper Industry.

The matter having far reaching consequences on the economic life of the country in general and the paper industry in particular needs immediate action and immediate measures and it is imperative to revise the Government decision in this behalf. A summary of the brief facts about the present and the future of the Paper Industry is enclosed. Since it is a matter of paramount importance and of an urgent nature, it is imperative that business of the House be adjourned to discuss it. This matter of a recent occurrence and vital to the economy of the country runs counter to the piece meal policies and commitments made by the present Government to the nation and are directly concerned with the Federal Government. So, Sir, there are four points that could be relevant for your consideration for the admissibility :

(1) This relates to an institution which is purely a Federal Government institution that is ECENEC. The decision is also purely made by it.

(2) That the private sector has been given certain assurances and as late as the last budget they were given assurances that the private sector would be inducted only when there will be need of capital.

(3) Mr. Chairman, you know that in this country there are many industries which have become sick. The

[Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui]

position is that these units are sick for two reasons: either there was an over-capacity but sanctions were issued and the people just in ignorance put in those units while there was no need in the country; secondly, there were other factors governing them with which we are not concerned at the moment.

(4) This is a matter which is urgent in the sense that the present Government has committed that the private sector should come forward and participate in the economy of the country. The private sector will have a set back in paper industry and if you will kindly permit me I will show that it is so as we distributed it in all the three provinces *i.e.* in NWFP, PPC has got thirty thosand tons capacity with a new management and similarly, APP has got six thousand tons that is thirty six thousand tons writing and printing paper is being manufactured now in NWFP. Then in Punjab, Packages Limited is producing six thousand tons which is working; then units near completion in Punjab, are Premier Papers with twelve thousand tons, Flying Papers with nine thousand tons; Ali Papers with three thousand tons; Ghazi Papers with ten thousand tons capacity. These projects are to be completed.......interruption....

Mr. Chairman: Siddiqui Sahib, all this is not relevant to the admissibility. So, kindly confine yourself... interruption...

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Sir, I have great respect for you. I am showing you the .... (interruption).....

مولانا سمیع الحق : جناب چیئرمین صاحب! آپ نے بہت بہترین روایت قائم کی ہے۔ میں آپ کو مبارک باد دیتا ہوں لیکن یہ سخاوت ہمارے

ساتھ بھی آپ فرمایا کریں ۔ ہمیں تو دو لفظ بھی بولنے نہیں دیتے ۔

جناب محمد محسن صدیقی : میں اپنے دوستوں کی اطلاع کے لئے اردو میں تھوڑی سی عرض کر دوں ۔ جو اطلاع آپ کو دے رہا ہوں وہ صرف اس لئے کہ یہ معاملہ جو ہے ایک یونٹ کا یا ایک خاص جگہ کا نہیں ہے بلکہ پورے ملک کی صنعت کا ہے ، کیونکہ اس طریقے سے انتالیس ہزار ٹن کیپیسٹی پنجاب کی جو پہلے ہی انڈر امپلیمنٹیشن ہے ۔ ۔ ۔ (مداخلت)

جناب چیئرمین : میرے خیال میں آپ اسکا جواب سنئیے ۔ کیونکہ وقت ختم ہو رہا ہے پھر یہ رہ جائے گا ۔

Dr. Mahbubul Haq : In fact, point of order, Mr. Chairman.

Mr. Chairman : Yes.

Dr. Mahbubul Haq : I am not clear as to what are the grounds for the admissibility of this adjournment motion that the honourable Senator is giving. When you pressed him for this, he said that there were four issues that he wished to raise through this adjournment motion. May I draw his attention through you, Sir, to the rules that only one specific issue can be raised through an adjournment motion, and four different issues can not be raised, Sir.

Mr. Chairman : He was not referring to four different issues. Four different aspects of the same issue of public importance ...... interruption. ...... an urgent matter and of public interest.

Dr. Mahbubul Haq : Mr. Chairman, if I may . . interruption . .

Mr. Chairman : Just a minute.

میرے خیال میں آپ اس کو ختم کردیں ۔ جیسے وہ فرماتے ہیں آپ نے بہت زیادہ وقت لیا ہے ایڈمیسبلٹی پر اتنا وقت نہیں ہوتا ۔

جناب محمد محسن صدیقی: میں عرض کروں۔

Under rule 71 a motion shall not be admissible unless it satisfies the following conditions.

جناب چیئرمین: وہی رولز ہم سب نے پڑھے ہیں اور ہم سب کو یاد ہیں۔

Mr. Mohammad Mohsin Siddiqui:

(a) it shall raise an issue of urgent public importance;

(b) it shall relate substantially to one definite issue;

(c) it shall be restricted to a matter of recent occurrence;

It has just happened on 5th September and it was reported on 6th September, and immediately I gave the motion .... (Interruption).......

Mr. Chairman: So, these are the four different aspects which he was referring. I think, let us listen to the Minister concerned if he has anything to say in opposition to this.

Dr. Mahbubul Haq: Sir, I beg to oppose the motion. I think the honourable Senator is not properly informed about the facts. This Project, of course, has been under consideration for a very long time. The original idea was that we should manufacture newsprint based on the gas. A lot of technical and economic feasibility of the Project was carried out. A number of teams went abroad and saw other newsprint Projects in the field which were based on the gas, particularly in Argentina, in Peru and in India, and the recommendation of these delegations was that the technology for this was still not very established and we should not be taking a chance at this stage in establishing a newsprint project based on this particular technology on the gas. As a result what was done, in order to give spurt to industrialization of a very less developed region in Toba Tek Singh, was to convert this Project into principally paper Project with a provision that there should be a Pilot Project kept there for newsprint. This Pilot Project will be there in order to test out the technology. This is the programme. Then, in future we can base the newsprint manufacturing on fairly established technology. So far as

the question of over-capacity and exertion of the rights of private sector are concerned these are the issues, Sir, we discussed at length in ECNEC and other forums. The Government is quite concerned and satisfied that there is over the course of next years the need for several Projects of paper and we also took a decision that PIDB (The Punjab Industrial Development Board) will associate private party with the venture and would offer a significant proportion of its shares to the public. This was done in order to bring about a combination of public involvement and private enterprise. The cost of this Project is very high. It is about 195 crores and it was considered that without Government getting involved in it, it will not be possible to undertake a Project of that size. But we shall not close the door to private sector's involvement in it. In fact we welcome it and as such I believe that the anxiety on the affairs that the honourable Senator has expressed is not based on the facts and I hope that in view of this explanation he will not press the Adjournment Motion.

جناب چیئرمین : جناب محسن صدیقی صاحب،

جناب محمد محسن صدیقی : جناب والا! میں جناب وزیر خزانہ کی بڑی عزت کرتا ہوں مگر شاید انہیں پورے واقعات صحیح نہیں بتائے گئے۔ سب سے پہلی چیز جو ان کی توجہ کی محتاج ہے کہ ان کا خود چھاپہ بخسالہ منصوبہ بنایا ہوا ہے۔ شاید ان کے ذہن میں یا ان کی کسی فائل میں ... (مداخلت)

جناب چیئرمین : میرے خیال میں جہاں تک substance کا تعلق ہے پہلے بھی میں نے عرض کیا تھا کہ یہ ایسٹج نہیں ہے۔

جناب محمد محسن صدیقی : انہیں آپ نے ٹائم دیا ہے تو مجھے آپ کیسے روک سکتے ہیں۔ آپ نے اگر انہیں اجازت دی ہے.... (مداخلت)

جناب چیئرمین : آپ نے اتنا لمبا چوڑا بیان دیا ہے جس کا ایڈمسبلیٹی کے ساتھ دور کا بھی تعلق نہیں تھا، گستاخی معاف، لیکن مجھے کہنا پڑتا ہے۔

جناب محمد محسن صدیقی : جناب والا! اگر آپ مجھے اجازت دیں گے تو جو ایک یا دو جملے میں نے کہے ہیں وہ صرف ایڈمسبلیٹی کیمتعلق ہیں... (مداخلت)

جناب چیئرمین : مجھے آپ بتائیں ۔

جناب محمد محسن صدیقی : اگر آپ کوئی سوال پوچھیں گے تو میں بتاؤں گا لیکن پہلے میری گذارش سن لیں ایڈجرنمنٹ موشن کے لئے سب سے پہلی بات یہ ہے کہ یہ matter of urgent public importance ہو میں نے جو facts آپ کو دئے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

جناب چیئرمین : اس پر آپ مجھے بتا دیں کہ matter of urgent public importance یہ کیسے ہوا ، کب یہ فیصلہ ہوا تھا کہ یہ نیوز پرنٹ بنے گا ۔ یعنی اس کی کس نے sanction دی تھی کہ اس فیصلے کو reverse کیا گیا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

جناب محمد محسن صدیقی : جی ہاں ، sanction ہو چکی تھی ۔ ۔ ۔

جناب چیئرمین : بالکل نہیں ہوئی تھی ، یہی تو انہوں نے فرمایا کہ sanction نہیں ہوئی تھی ، اگر sanction ہوئی تھی تو ایکنک کے پاس نہ جاتی ۔ خود ہی آپ نے فرمایا تھا کہ ۱۹۷۰ء سے پندرہ سال تک یہ ۔ ۔ ۔ ۔ (مداخلت)

جناب محمد محسن صدیقی : یہ غلط ہے یہ پروجیکٹ ریوائز کیا گیا تھا پروجیکٹ اوریجنلی ۔ ۔ ۔ ۔

(مداخلت)

Dr. Mahbubul Haq: Point of Order Sir, I think the honourable Senator is totally wrong. Unfortunately, there was no project of Newsprint sanctioned by the ECNEC. The only Project that was sanctioned was this recast Project which is primarily Paper Project with a small Pilot Project for newsprint and I hope the honourable Senator will state the correct facts.

جناب محمد محسن صدیقی : میں گذارش کروں گا یہ بالکل غلط ہے ۔ last moment کے اوپر یہ چیلنج کیا گیا ہے اس کے علاوہ آپ کے سامنے سوال یہ ہے کہ اس کی اہمیت کیا ہے ۔ میں facts کے اوپر آؤں گا ۔ اہمیت کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں جیسے میں نے facts بتائے ہیں جو

Existing sanction and under implementation and sanctioned capacities ہیں وہ ایک لاکھ ۱۹ ہزار ٹن اس ملک میں writing and printing paper بنائیں گی ۔ جبکہ آپ کی ضروریات ۹۰ ہزار ٹن ہے آپ جب اس میں اور ۶۶ ایڈ کر دیں گے تو پوری انڈسٹری سک ہو جائے گی یا نہیں ، میں خود یہ نہیں کہہ رہا ہوں پیپرز مینوفیکچرنگ ایسوسی ایشن نے بڑی ہی دردمندانہ اپیل بھی کی ہے وہ جناب فنانس منسٹر صاحب کو کی ہے مگر شاید وہ کسی ردی کی ٹوکری کی زینت بن گئی ہو گی ، ورنہ پوری پیپرز انڈسٹری میں ایک ہیجان برپا ہے یہی نہیں بلکہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اس بے چینی کی شکل میں بے اطمینانی کا شکار ہیں بلکہ اسکے پراجیکٹ پہلے ہی اتنے لگ چکے ہیں جیسے پنجاب کے پانچ پراجیکٹ میں نے آپ کو بتائے ۔ ان کا completion end ۸۵ ہے اگر یہ پراجیکٹ ۶۶ ہزار ٹن کا آجاتا ہے ۔ تو آپ سمجھ لیجئے کہ یہ تمام انڈسٹری ہو سکتا ہے یہ سک یونٹ بن جائے گی ۔ اور ملک کی اکانومی میں اگر کوئی ایسا بڑا واقعہ ہو ، جو ملک کی اکانومی کو تباہ کرے .... (مداخلت)

جناب چیئرمین : آپ تشریف رکھیں ۔ ذرا اس کی وضاحت سنیں ۔

جناب محمد محسن صدیقی : میں اب ختم کرتا ہوں ۔ ان کا جواب تو آپ نے سن لیا ،

At least I have a right to finish my .... (Interruption)

Mr. Chairman: I think, you have finished already.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: No, Sir.

دوسرا ہمارے فنانس منسٹر صاحب نے یہ کہا ، پیرو ، انڈیا اور ارجنٹائن ہماری ٹیمیں گئی ہیں ۔ اور وہ ٹیمیں ناکام ہو کر واپس آئیں ۔ میں انہیں چیلنج کرتا ہوں ۔ آج بھی انڈیا میں نیوز پرنٹ بن رہا ہے ۔ وہ ہمارا پڑوسی ملک ہے اور ہمیں اس سے حاصل نہیں کرنا ۔ آپ انڈونیشیا چلے جائیے three hundred tons capacity ابھی تین مہینے ہوئے کمیشن ہوا ہے اور کامیابی سے چل رہا ہے

[Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui]

The Government Project of Indonesia

اور اسے آپ نوٹ کر لیں۔ اگر یہ بات صحیح ہو تو کوئی جسٹیفیکیشن کہنے کے لئے نہیں کہ پندرہ سال تک آپ نے چالیس پچاس کروڑ روپے خرچ کئے۔ Foreign consultant بلوائے۔ feasibility رپورٹیں بنوائیں اور اس کے بعد آپ نے عین وقت پہ کہا کہ ہم تو اس سے مطمئن نہیں آپ یہ پیپر پروجیکٹ ہمیں دے دیجئے۔

جناب چیئرمین: اگر آپ تشریف رکھیں تو - - - - -

جناب محمد محسن صدیقی: تیسرا پوائنٹ بڑا اہم ہے۔ اور آپ کی توجہ کا مستحق ہے۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔ آپ نے جو فرمایا کہ انڈونیشیا میں اور ہندوستان میں بن رہا ہے، پشتو میں ایک مثال ہے کہ ایک آدمی نے کہ کہا کہ ناپاک زمین پہ نماز نہیں ہو سکتی۔ اس نے کہا کہ کل میں پڑھ رہا تھا۔۔

(مداخلت)

please take your seat

میں ایک مثال آپ کو دے رہا ہوں کہ انہوں نے کہا ناپاک زمین پر نماز نہیں ہو سکتی تو اس نے کہا کہ کل میں پڑھ رہا تھا تو میری نماز اچھی خاصی ہو گئی تو ایک یہ بھی interpretation ہو سکتی ہے۔ آپ نے یہ پوچھا ہے کہ انڈونیشیا میں اس انڈسٹری کی کیا حالت ہے ہندوستان میں اس کی کیا حالت ہے، سوال یہ نہیں ہے کہ۔

It is purely hypothetical question that this is what is going to happen to the Private Industry and you can not bring an Adjournment Motion on purely hypothetical question. So this is ruled out of order. Thank you, next, I think the time is over, more than half an hour. Now, legislative business.

مولانا سمیع الحق: جناب والا! اے خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی۔ ہمارا وقت تو انہوں نے لے لیا ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔ آپ کو وقت ملے گا۔

مولانا سمیع الحق: اس سے پہلے یہاں ڈیسک پر ہماری تحریکیں آ چکی تھیں۔ کس ترتیب سے آرہی ہیں۔

جناب چیئرمین: اسی ترتیب سے۔ آپ تسلی رکھیں وہ بھی آجائیں گی۔

legislative business

THE ENFORCEMENT OF SHARIA BILL, 1985

to move that the Bill to enforce Sharia in the country

جناب چیئرمین: قاضی صاحب، آپ اپنی تحریک پیش کریں۔

قاضی عبداللطیف: جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ملک میں نفاذ شریعت بل کو جو کہ سینیٹ میں پیش کیا گیا تھا فوری طور پر زیر بحث لایا جائے۔

Mr. Chairman: The Motion moved is :

"That the Bill to enforce Sharia in the country (The Enforcement of Sharia) as introduced in the Senate, be taken into consideration at once."

Anybody opposing it ?

جناب اقبال احمد خان: جناب والا! میں oppose نہیں کر رہا صرف آپ کی خدمت میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔ قاضی صاحب محترم سے اور جناب مولانا سمیع الحق صاحب سے میری اس سلسلے میں بات چیت

[Mr. Iqbal Ahmad Khan]

ہوئی تھی ہم نے اس پر غور کیا تھا کہ اس بل کے اندر بہت سی ترامیم کی ضرورت ہے کیونکہ کہیں وہ آئین کو بھی hit کرتا ہے۔ تو اس سارے مسئلے پر غور کرنے کے بعد قاضی صاحب سے بات کی تھی تو انہوں نے فرمایا کہ پھر اس کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیں کچھ وقت کے لئے تاکہ وہ اس کے حسن و قبح پر اور قانونی اور آئینی پہلوؤں پر غور کر کے اپنی سفارشات دے اس کے بعد اس پر غور کیا جائے گا۔ اگر قاضی صاحب جیسے میں نے عرض کیا ہے یہ درست ہے تو چیئرمین یہ گذارش کروں گا کہ سلیکٹ کمیٹی جس کے متعلق قاضی صاحب کو میں نے عرض کیا کہ وہ خود ہی نامزدگیاں بھی کریں تو اس پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جناب قاضی صاحب! رولز کے تحت سلیکٹ کمیٹی کو اس سٹیج پہ صرف محرکین refer کر سکتے ہیں جو آپ یا مولانا سمیع الحق صاحب ہیں۔ اگر آپ کو یہ تجویز منظور ہے تو جیسے اقبال احمد خان صاحب نے تجویز کیا ہے سلیکٹ کمیٹی کے ممبران اگر آپ تجویز کر دیں اور ہاؤس کی اگر یہ رائے ہے تو سلیکٹ کمیٹی سے کتنے عرصے میں آپ رپورٹ مانگتے ہیں تاکہ اس عرصے کے لئے ان کے حوالے کی جائے۔

مولانا سمیع الحق: جناب چیئرمین! جیسا کہ اقبال احمد خان صاحب نے ذکر کیا یہ آج کی گفتگو سے بہت پہلے ہم کئی معزز ارکان نے جس میں ہمارے کئی فاضل ارکان شامل تھے خود یہ ضرورت محسوس کی اور بہت سے احباب کے مشورے سے جب الحمدللہ یہ admit ہو چکا ہے اور بحث بھی اس پر شروع کرنی ہے تو ہم نے انتہائی ایک جامع اور مدلل انداز میں آگے لانا چاہتے ہیں۔ اس وقت ہمارے سامنے یہ نواں ترمیمی بل کا مسئلہ بھی نہیں تھا۔ الحمدللہ ہمیں اس میں بھی بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے اور یہ اعزاز اسی سینٹ کو حاصل ہو رہا ہے کہ نواں ترمیمی بل بھی اسی اجلاس میں پیش ہوگا اور آج بھی اقبال صاحب نے وعدہ کی تجدید فرمائی ہے

کہ یہ وعدہ فردا نہیں ہے بلکہ اسی اجلاس میں نوازا ترمیمی بل پیش ہو گا یہ صورت حال بھی سامنے آئی پھر کچھ آئین کے ساتھ جو ہم آہنگی کے تقاضے ہیں اس بل کے وہ بھی آسانی سے پورے ہو جائیں گے۔ ہم سب احباب نے یہ طے کیا کہ سینٹ کے کچھ فاضل ارکان ایک سلیکٹ کمیٹی بنائیں۔ یہ سلیکٹ کمیٹی گو یا حکومت کی طرف سے نہیں بلکہ ہم محرکین بنا رہے ہیں اور ہماری خواہش یہ ہے اور فیصلہ یہ ہوا ہے کہ کم از کم پندرہ دن میں وہ کمیٹی اس رپورٹ کو آخری شکل دے گی اور اس ایوان کے سامنے اس کو پیش کیا جائے گا۔ پھر اس کے بعد جو طریقہ کار ہو گا وہ دیکھا جائے گا۔ قاضی صاحب اگر اجازت دیں تو میں ان معزز ارکان کے نام بھی دے دوں، ہمارا جی تو چاہتا تھا کہ تمام ارکان کی رائے اس میں شامل ہو، انشاء اللہ ہم ان سے استفادہ کریں گے اور کمیٹی میں تمام ارکان کو مشورہ دینے کا حق ہو گا۔

کمیٹی کے لئے ہم نے بارہ افراد کی ایک کمیٹی بنائی ہے۔ اس میں دو تو محرکین ہیں۔ اس میں ایک محرک حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب ہیں اور دوسرا محرک سمیع الحق یعنی میں ہوں۔ اس کے بعد میں تمام سینٹ کے احباب کو اجازت دیتا ہوں کہ اس میں کوئی کمی بیشی کریں تو ان کو اختیار ہے۔ جناب احمد میاں سومرو صاحب۔ جناب قاضی حسن احمد خان صاحب۔ جناب جہانگیر شاہ جوگیزئی صاحب، جناب فضل آغا صاحب، جناب خان فدا محمد خان صاحب، جناب ذوالفقار چشتی صاحب، مولانا کوثر نیازی صاحب، امیر عبداللہ روکڑی صاحب، فرید اللہ خان صاحب، اور ملک محمد علی صاحب۔

یہ بارہ ارکان کی کمیٹی ہے۔ ہماری کوشش ہو گی کہ ہم دو ہفتے کے اندر یعنی پندرہ دن کے اندر اس رپورٹ کو بہت مؤثر اور جامع انداز میں پیش کریں۔ جناب اقبال احمد خان صاحب کے مشوروں سے ان کی رہنمائی میں کام کریں اور جناب مقبول احمد خان صاحب ان حضرات سے ہم مدد لیں گے

[Maulana Sami-ul-Haq]

اور انشاءاللہ مؤثر اور اچھے انداز میں پیش کرنا چاہتے ہیں ۔ قاضی صاحب سے بھی میری درخواست ہے کہ چند الفاظ سے نوازیں ۔

جناب چیئرمین : ایک دو چیزوں کی وضاحت کر دیں کہ کمیٹی کا کورم کیا ہو گا اور دوسرا یہ کہ پندرہ دن جو آپ تجویز کرتے ہیں ۔ پندرہ ورکنگ ڈیز ہوں گے یا پندرہ آج سے شمار ہوں گے ۔

مولانا سمیع الحق : سب حضرات کا یہی خیال ہے کہ آج سے ۔ کیونکہ کوشش یہ ہے کہ اجلاس کے دوران کوئی چیز سامنے آجائے ۔ بہت زیادہ وقت ہم لیں تو شاید یہ اجلاس اس وقت تک جاری نہ رہ سکے ۔ تو پندرہ دن آج سے ہیں ۔

جناب چیئرمین : یہ آپ پر منحصر ہے ۔ میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کی وضاحت ہو جائے کہ سب ایوان کو پتہ ہو کہ موشن کیا ہے ؟

قاضی عبداللطیف : جناب والا ! جس طریقے سے ہمارے معزز وزیر صاحب نے ارشاد فرمایا ہم اس بل کو جلد از جلد لانا چاہتے ہیں اور جلد از جلد لانے کی صورت یہی ہے کہ اس کے اندر اگر بعض قابل اصلاح چیزیں ہیں تو ان کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو اصلاح کر کے یہاں دوستوں کے سامنے پیش کرے اس طرح میرے خیال میں جلدی ہو جائے گی ۔ جو نام ہمارے محترم مولانا سمیع الحق نے پیش کئے ہیں میرے خیال میں سینٹ کو منظور ہوں ، تو یہی اسمائے گرامی قابل احترام ہیں اور یہی اس پر اپنا اظہار رائے کر سکتے ہیں ۔ جہاں تک میعاد کا تعلق ہے میرا خیال ہے کہ اگر آج کی بجائے اور کوئی صورت بن جائے تو اس صورت کے اندر میرا خیال ہے کہ زیادہ کام اچھا ہو سکے گا ۔ اب ہاؤس کی رائے ہے کہ وہ اس کے اندر کیا ارشاد فرماتے ہیں ۔

جناب چیئرمین : ایک چیز کی اور وضاحت کر دیں کہ اس سلیکٹ کمیٹی کا چیئرمین یا کنوینر کون ہوگا۔ میرے خیال میں یہ سلیکٹ کمیٹی خود ہی مقرر کرے گی اور جہاں تک کورم کا تعلق ہے تو میرے خیال میں چار آدمیوں کا کورم ہونا چاہیے تاکہ تیسرا حصہ اس کا بن جائے۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں اگر آپ تجویز کرتے ہیں۔ انتخاب تو انہوں نے کرنا ہے۔ لیکن پھر اس کے لئے علیحدہ ایک میٹنگ ہوگی اور اس میں بڑی دیر ہو سکتی ہے کہ سب ممبر موجود ہیں کہ نہیں۔ میرے خیال میں وہ تو اس کی اجازت دیتے ہیں۔

مولانا سمیع الحق : ہم کل ہی اجلاس کر لیں گے اگر آپ کی اجازت ہو۔ چیئرمین کے انتخاب کے لئے۔

جناب چیئرمین : مجھے تو کوئی اعتراض نہیں۔

مولانا سمیع الحق : اگر یہ حضرات کل دس بجے جس جگہ کہیں حاضر ہو جائیں تو کل ہی یہ سب امور ہم طے کر لیں گے کیونکہ کل اجلاس نہیں ہے۔

قاضی حسین احمد : قاضی عبداللطیف صاحب ہی چونکہ اس کے سپانسر ہیں اس لئے وہی اس کے چیئرمین بن جائیں۔

مولانا سمیع الحق : ہمیں اس سے اتفاق ہے کہ قاضی عبداللطیف صاحب اس کے چیئرمین بنیں۔ ہمارا مقصد اس کو تاخیر سے بچانا ہے۔

جناب چیئرمین : جناب قاضی صاحب! ایک ٹیکنیکل پوائنٹ ہے۔ پہلے جو آپ نے موشن موو کیا تھا اس میں آپ نے کہا تھا کہ the Bill should be taken into consideration at once. کہ اس کو فی الفور زیر بحث لایا جائے۔ یہ جو مولانا سمیع الحق صاحب نے فرمایا ہے یہ بطور امنڈمنٹ اس موشن میں آئے گا۔ میرا یہ تاثر ہے کہ Instead of being taken into consideration at once اسے سلیکٹ کمیٹی کو ریفر کیا جائے۔ یہ صحیح ہے۔

قاضی عبداللطیف : یہ صحیح ہے جناب۔

Mr. Chairman: Then the motion moved is :

> "That the Bill to enforce Sharia in the country [The Enforcement of Sharia], as introduced in the Senate, be referred to a Select Committee, consisting of the two sponsors Maulana Qazi Abdul Latif, Maulana Samiul Haq and the following additional Members:
>
> 1. Mr. Ahmed Mian Soomro
> 2. Qazi Hussain Ahmed
> 3. Sahibzada Jehangeer Shah Jogezai
> 4. Mr. Fazal Muhammad Agha
> 5. Mr. Fida Mohammad Khan
> 6. Mr. Zulfiqar Ali Chishti
> 7. Maulana Kausar Niazi
> 8. Mr. Amir Abdullah Khan Rokri
> 9. Malik Freedullah Khan
> 10. Malik Muhammad Ali Khan
>
> The Select Committee will report or complete its delibrations in fifteen days time from tomorrow."

جہاں تک چیئرمین کا تعلق ہے میرے خیال میں روایات یہ رہی ہیں کہ جو محرک ہوتے ہیں بل کے وہ خود اس کے چیئرمین نہیں بنتے۔ میرے خیال میں کل آپ کمیٹی کا اجلاس بلائیں تو اس میں الیکشن ہو جائے اور رولز کی پوری پابندی ہو جائے گی۔

قاضی عبداللطیف : ٹھیک ہے۔ کل میرے خیال میں اگر ہم اس میں جناب مقبول احمد خان کا اضافہ کر دیں۔

جناب اقبال احمد خان : اس میں خاص طور پر یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ رول نمبر (1) 172 میں ہے۔

172(1). The Minister in charge of the Ministry concerned and also the Minister for Law and Parliamentary Affairs shall be included in every Select Committee.

اس لیے اسے مینشن کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ دوسرا جو چیئرمین کا مسئلہ ہے اس میں رول ۱۷۲ (۴) ہے۔

"172 (4) The Minister in charge of the Ministry to which a Bill relates shall be the Chairman of the Select Committee."

In this manner the Minister to which a Bill relates shall be the Chairman of the Committee under Rule 172(4).

Mr. Chairman: So, this is already, covered by the rules.

یہ جو رول ۱۷۲ ہے اس میں ہے کہ

"The Minister in charge of the Ministry to which the Bill relates, (in this case there would be the Parliamentary Affairs and also the Religious Affairs), the Chairman of the Standing Committee concerned with the Bill, the member-in-charge and the Minister for Law and Parliamentary Affairs shall be included in every Select Committee, (that is mandatory), and it shall not be necessary to include their names in any motion for election of such a Committee."

تو وہ بھی جو جناب اقبال احمد خان نے فرمایا وہ بھی صحیح ہے اس رول کے مطابق وہ حضرات خود بخود اس کمیٹی کے ممبر ہوں گے۔

"The Minister in charge of the Ministry to which a Bill relates shall be the Chairman of the Select Committee."

Now this relates to the Religious Affairs.

وزارت مذہبی امور کے جو صاحب ہیں منسٹر وہی اس کے چیئرمین بھی ہوں گے

جناب اقبال احمد خان: چیئرمین، مقبول احمد خان صاحب ہیں۔

جناب چیئرمین: مقبول احمد خان صاحب right

[Mr. Chairman]

So, I think, I put the motion.

"That the Bill to enforce Sharia in the country [The Enforcement of Sharia], as introduced in the Senate, be referred to a Select Committee, consisting of the two sponsors Maulana Qazi Abdul Latif, Maulana Samiul Haq and the following additional Members :

1. Mr. Ahmed Mian Soomro
2. Qazi Hussain Ahmed
3. Sahibzada Jehangeer Shah Jogezai
4. Mr. Fazal Agha
5. Mr. Fida Mohammad Khan
6. Mr. Zulfiqar Ali Chishti
7. Maulana Kausar Niazi
8. Mr. Amir Abdullah Khan Rokri
10. Malik Muhammad Ali Khan

The Select Committee will report or complete its delibrations in fifteen days time from tomorrow.

(*The motion was carried*)

Mr. Chairman: The Bill stands referred to the Select Committee which will report back with in 15 days time.

The next item stands in the name of Javed Jabbar, Senator, he is unfortunately away. This was with regard to Constitutional Amendment Bill. It will have to be postponed, then, I think, to a date when he is present.

<u>جناب اقبال احمد خان</u>: جناب والا! ایک رولنگ آپ کی چاہتا ہوں کہ آج
جو نظام کار میں بل ہیں رولز کے مطابق جہاں تک میں سمجھا ہوں اگر وہ آج پیش
نہ کئے جائیں تو وہ پھر دوبارہ قرعہ اندازی کے بعد آئیں گے۔ اس لئے تینوں
محرکین میں سے کوئی نہیں ہے ان کے کہنے کے باوجود اگر یہ آج پیش نہیں کئے

جاتے تو ان کے لئے دوبارہ قرعہ اندازی کی جائے۔

جناب چیئرمین : دوبارہ قرعہ اندازی تو صحیح ہے۔

جناب اقبال احمد خان : تو میری گذارش یہ ہے کہ چونکہ تینوں محرکین اس وقت یہاں نہیں ہیں تو یہ آج ٹیک اپ نہیں ہوں گے۔

And they will be taken next time, if they come in the ballot.

Mr. Chairman: On the next private members day if they come in the ballot.

میر نبی بخش زہری : جناب عزت مآب چیئرمین صاحب! اگر ممبر یہاں نہیں ہیں کسی بھی وجہ سے، جیسا کہ ابھی ہم لوگ یہاں پہنچے ہیں۔ دو گھنٹے سے راستے میں ٹریفک بند تھا تو بہتر ہے کہ ان کو موقع دیا جائے کیونکہ وہ کسی وجہ سے، کسی مشکل یا پریشانی کی وجہ سے یہاں نہیں پہنچے۔ محترم وزیر کا یہ کہنا وہ لیپس ہو جائے گا اور پھر قرعہ اندازی میں آئے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسی مثال سینٹ میں پہلے قائم نہیں ہوئی ہے۔ اور میں درخواست کرتا ہوں کہ ان کو یہ موقع دیا جائے کہ وہ آئیں اور جس وقت آپ ارشاد فرمائیں تو وہ اپنا نقطۂ نظر پیش کریں۔

جناب چیئرمین : جہاں تک ان بلوں یا تحریکوں کا تعلق ہے وہ ریکارڈ پر رہیں گے۔ وہ تلف نہیں ہوں گے وہ ضائع نہیں ہوں گے لیکن سوال یہ ہے کہ آپ کے رولز دو چیزیں پروائیڈ کرتے ہیں۔ ایک ریزولیوشنز کے اور ایک کوسچنز کے حق میں ہیں۔ question اگر آپ کے نام پر ہے اور اگر آپ تشریف نہیں رکھتے تو کوئی دوسرے صاحب بھی اس کو اٹھا سکتے ہیں۔ ریزولیوشن بھی آپ کی غیر موجودگی میں آپ کے بدلے کوئی دوسرا پیش کر سکتا ہے۔ لیکن جہاں تک بل کا تعلق ہے ان کے متعلق کوئی ایسا قانون نہیں ہے وہ ریکارڈ پر تو رہیں

سے لیکن دوبارہ قرعہ اندازی پر نکلنے پر وہ پیش ہو سکیں گے۔ اب ہم آئٹم ۱۱ کو لیتے ہیں رول ۱۹۰ کے تحت۔ ملک محمد علی خان! آپ پڑھ لیجئے۔

ملک محمد علی خان: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان پاکستان کی خارجہ پالیسی پر بحث کرے۔

جناب چیئرمین: آپ اس ضمن میں مزید کچھ ارشاد فرمائیں گے؟

ملک محمد علی خان: اس بارے میں پہلے لاء منسٹر صاحب نے وہاں میٹنگ میں کچھ بات کی تھی۔ وہاں انہوں نے کہا تھا کہ جائنٹ سیشن ہوگا اور میری تجویز بھی یہی ہے کہ اس کو رول ۱۹۰ کے تحت جوائنٹ سیشن میں پیش کیا جائے۔

ملک محمد علی خان کیونکہ اس میں ایسے امور زیر بحث آئیں گے جن کا ملکی اور قومی مفاد سے تعلق ہے۔ اس کے بارے میں جو لاء منسٹر صاحب اظہار خیال فرماتے ہیں اس کو پیش نظر رکھا جائے۔

جناب چیئرمین: جناب لاء منسٹر۔

جناب اقبال احمد خان: جناب والا! میں نے اس مسئلے پر وزیر خارجہ سے گذارش کی تھی اگرچہ اس کی تاریخ تو طے نہیں ہو سکتی تھی۔ اس وقت وہ یونائیٹڈ نیشنز کے سلسلے میں نیویارک میں ہیں۔ وہاں افغان مسئلے پر جو ریزولیوشن پیش ہوا ہے وہ اس وقت وہاں زیر بحث ہے۔ جب وہ وہاں سے واپس تشریف لائیں گے تو پھر وہ وزیراعظم صاحب کے ساتھ چائنا تشریف لے جائیں گے۔ مجھ سے انہوں نے یہ کہا تھا کہ ان کیلئے اس بحث کو منعقد کرنا By the end of this month ممکن ہوگا۔ اسلئے میری رائے ہے کہ انکی عدم موجودگی میں فارن پالیسی پر بحث کا کچھ

مفید نتیجہ نکلنا ممکن نہیں ہو گا۔ اس لئے اگر وہ مہیا ہو سکے تو ہم اس مہینے کے اختتام پر دو تین دن فارن پالیسی پر بحث کے لئے رکھ رہے ہیں۔

Mr. Chairman: Jinab Mohammad Ali Khan Sahib, I would like to draw your attention to Rule 183:

> ["A motion or amendment must not anticipate a matter already appointed for consideration of the Senate]

The honourable Minister for Parliamentary Affairs has said that the date has not been fixed as yet but there is a further provision in the rules and in determining whether a motion is out of order on the ground of anticipation, the Chairman shall have regard to the probability of the matter anticipated being brought before the Senate within a reasonable time. Although he has assured you that this matter is going to be brought within a reasonable time before the Senate for discussion, so, in view of this, would you like to press this?

ملک محمد علی خان : جناب! میں اس کو پریس نہیں کرتا۔

Mr. Chairman: Right. It is not pressed.

I think, we can take up one of the resolutions and then disperse. Probably they will have to. . . . .(Interruption) . . . .

Mr. Hasan A. Shaikh: It would be disposed of . . . .(Interruption).

Mr. Chairman: I don't know . . . . (interruption). . . . .

The resolution can be moved and then if discussion doesn't finish we can postpone it to some other day.

The resolution stands in the name of Maulana Kausar Niazi Sahib.

[Mr. Chairman]

آپ اپنا ریزولیوشن پڑھ دیجئے۔

Resolution, Re: Early Repatriation of Biharis to Pakistan.

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! میرے ریزولیشن کا مضمون یہ ہے ۔

کہ یہ ایوان بنگلہ دیش میں مہاجرین کیمپوں میں رہنے والے بہاریوں کے ساتھ مکمل ہمدردی اور تشویش کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ان کی جلد پاکستان واپسی اور مستقل بحالی کے لئے مؤثر انتظامات کئے جائیں ۔

Mr. Chairman: There is another one also to the same effect by Amir Abdullah Khan Rokkari Sahib.

آپ بھی میرے خیال میں اس کو پڑھ دیجئے۔ آپ کا نمبر ۱۴ ہے ۔

امیر عبداللہ خان روکڑی : جناب چیئرمین! میں اس مسئلہ پر نیازی صاحب کی تائید کرتا ہوں اور مزید وضاحت کا جب موقع آئے گا تو کروں گا کہ میں کس حد تک اور کہاں تک اس کی تائید کرتا ہوں ۔

جناب چیئرمین : اب اس پر بحث کرنے سے پہلے میں اتنا عرض کروں کہ movers کو آدھا آدھا گھنٹہ بولنے کا حق ہے اور پھر متعلقہ وزیر کو بھی اس پر آدھا گھنٹہ جواب دینے کا حق ہے۔ اس کے علاوہ باقی معزز اراکین بھی اس پر دس دس منٹ تک بول سکتے ہیں ۔ اس لئے اگر واقعی چاہئیں ریلیشن پر جانا ہے تو یہ صورت ہے کہ چونکہ یہ دونوں ریزولیوشن موو ہو گئے ہیں اور اب ہم بحث کو آئندہ پرائیویٹ ممبرز ڈے تک ملتوی کر دیتے ہیں۔ یہ تجویز ایوان کو منظور ہے ۔

(تحریک منظور کی گئی۔)

جناب چیئرمین: اگر یہ منظور ہے تو ہاؤس کو ایڈجرن کرتے ہیں۔
اب ہاؤس کو بارہ تاریخ چار بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

[*The House adjournment to meet again at 4.p.m. on Tuesday, on November 12, 1985*].

PCPPI–4754(85)/Senate–8-1-1987–300.